e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھنامہ avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 53 Thursday , November 19 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۵۳) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۹-نومبر ۲۰۲۶ء مطابق ۸/جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

ہیپر لیک معاملہ: 14 ملزمین کے خلاف الزامات طے کرنے کی دی ہدایت

'نیٹ-یو جی 2026' ہیپر لیک معاملہ میں راؤز ایونیو کورٹ کی خصوصی عدالت نے بدھ کو ملزمین کے خلاف الزامات طے کر دیے ہیں۔ عدالت نے تمام 14 ملزمین کے خلاف سی بی آئی کی جانب سے عائد کی گئی دفعات کے تحت الزامات طے کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے علاوہ کالپی رائٹ ایکٹ کی دفعہ 63 کے تحت بھی الزامات طے کیے گئے ہیں۔ فاسٹ ٹریک عدالت نے لیش یادو، مانگی لال بیوال، دینیش بیوال، وکاس بیوال، شمم خٹر، دھنیش لکھوٹیا سے برہادگلوری، مجس ہرشد کمار، ڈاکٹر منوج شرو سے، شیوراج رگھوناتھ مونے گاؤں کر، منیشا راگھاورے، منیشا مندھارے اور منیشا سنگھ ٹولدار کے خلاف الزامات طے کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے تمام ملزمین کو 21 نومبر کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دی ہے۔ 21 نومبر کو عدالت ملزمین کے خلاف باضابطہ طور پر الزامات طے کرے گی۔

سی جے آئی پر نازیبا تبصرہ، وکیل کو توہین عدالت کا نوٹس

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کے خلاف نازیبا تبصرہ کرنے والے ایک وکیل کو بدھ کے روز توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا ہے۔ یہ کارروائی سپریم کورٹ بار اسوسی ایشن (ایس بی اے) کی عرضی پر کی گئی ہے۔ ایسوسی ایشن نے متعلقہ وکیل کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ جسٹس دیپانکر دتہ، جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہن پر مشتمل تین رکنی بنچ نے وکیل سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے نوٹس کا جواب داخل کرنے کے لیے 20 جنوری 2027 کی تاریخ مقرر کی ہے۔ سپریم کورٹ میں پیر کے روز ایک وکیل کی چیف جسٹس سوریہ کانت کے ساتھ تصویر کا عکاسی ہوئی تھی۔ متعلقہ وکیل اپنے خلاف زیر التوا توہین عدالت کے معاملے کی جلد سماعت چاہتے تھے۔ عدالت میں جب چیف جسٹس نے انہیں انتظار کرنے کے لیے کہا تو وکیل برہم ہو گئے اور کہا کہ وہ اس کرسی پر بیٹھنے کے لائق نہیں ہیں۔

گرام پنچایت منتظمین کی مدتِ کار میں چھ ماہ کی توسیع

یوگی کابینہ نے پنچایت راج ترمیمی آرڈیننس کو منظوری دی، کمیشن کی رپورٹ کا انتظار، خواتین جرائم متاثرین کو 15 لاکھ روپے تک معاوضہ



- ایف-ڈی آئی پالیسی میں ترمیم، صنعتی زمین رعایتی رکنے کی شرط حاصل کر سکیں گے سرمایہ کار
- مذہبی اور سیاحتی مقامات تک فضائی رابطہ کاری کو ملے گی نئی رفتار
- بائیو گیس پلانٹ لگانے کے ضوابط میں تبدیلی ہوگی
- 281 کروڑ روپے کی لاگت سے نوئیڈا میں آئی آئی ٹی کانپور کا ڈیپ ٹیک کیمپس قائم ہوگا

لکھنؤ: اتر پردیش میں پنچایت انتخابات اب مئی 2027 تک ملتوی ہونے کے امکانات ہیں۔ ریاستی حکومت نے پنچایت راج ترمیمی آرڈیننس کو منظوری دے دی ہے۔ اس کے تحت نومبر میں گرام پردھانوں کی مدت کار ختم ہونے کے بعد انہیں منتظم مقرر کیا جائے گا۔ منتظمین کی مدت کار میں چھ ماہ کی توسیع کی گئی ہے۔ یہ انتظام پنچایت انتخابات مکمل ہونے تک نافذ رہے گا۔ تاہم، یہ معاملہ ابھی عدالت میں زیر التوا ہے۔ اب حکومت یا تو ہائی کورٹ سے رجوع کرے گی یا سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں بدھ کے روز منعقدہ کابینہ کی میٹنگ میں اتر پردیش پنچایت راج ترمیمی آرڈیننس کو منظوری دی گئی۔ اس کے تحت پنچایت راج ایکٹ 1947 کی دفعہ 12 اور دفعہ 3-اے میں ترمیم کی گئی ہے۔ اسی انتظام کے تحت گرام پردھانوں کو منتظم مقرر کیا جائے گا۔ نومبر میں موجودہ پنچایتوں کی مدتِ کار مکمل ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں انتخابات ہونے تک پنچایتوں کے امور منتظمین کے ذریعے چلائے جائیں گے۔

میٹنگ میں 30 تجاویز کو منظوری دی گئی۔ میٹنگ میں مجموعی طور پر 31 تجاویز پیش کی گئی تھیں، جن میں سے ایک تجویز واپس لے لی گئی۔ منظور شدہ تجاویز میں خواتین اور بچیوں کے خلاف جرائم کے متاثرین کے لیے معاوضے کے نظام میں توسیع، نوئیڈا میں ڈیپ ٹیک کیمپس کی تعمیر، آگرہ میں اسٹیڈیم کے لیے زمین کی منتقلی اور لکھنؤ میں ریاستی کوآپریٹو کالج کا قیام شامل ہے۔ اس کے علاوہ ہوائی اڈوں سے متعلق سہولتوں کی ترقی کے لیے مفاہمت نامے کو بھی منظوری دی گئی۔

چند روز قبل ہی اتر پردیش حکومت نے گرام پنچایت انتخابات سے متعلق ہائی کورٹ کے حکم پر قانونی رائے طلب کی تھی۔ ہائی کورٹ نے تین ماہ کے اندر انتخابات کرانے کی ہدایت دی تھی۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ ریاستی حکومت اس معاملے میں ہائی کورٹ میں نظرثانی کی عرضی داخل کرے گی یا سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرے گی۔ ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق ریاست میں تین سطحی پنچایت انتخابات 14 جنوری سے پہلے کرائے جانے ہیں، لیکن موجودہ حالات میں ایسا ممکن دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ ایک طرف پسماندہ طبقات کے لیے ریزرویشن طے کرنے کی غرض سے تشکیل دیے گئے کمیشن کی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہے تو دوسری جانب مردم شماری، انتخابات اور اسمبلی انتخابات کے باعث سرکاری مشینری بھی مصروف ہے۔ پنچایت انتخابات میں ریزرویشن طے کرنے کے لیے تشکیل دیے گئے ڈوبی کمیشن کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی ہے۔ رپورٹ آنے اور انتخابی تیاریوں کی تکمیل میں وقت لگنے کے پیش نظر حکومت نے انتظامی نظام کو مزید آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ چھ ماہ کی توسیع مدت یکم 2027 تک رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی او بی سی کمیشن کی مدت کار میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

خواتین کو بااختیار بنانے کے مقصد سے کابینہ نے زنانہ کشمی بائی خواتین واطفال اعزازی فنڈ کے ضوابط 2015 میں ترمیم کو منظوری دی ہے۔ اس کے تحت قومی قانونی خدمات اتھارٹی کی مجوزہ معاوضہ اسکیم کو ریاستی نظام کے مطابق شامل کیا جائے گا۔ اس کا مقصد جنسی جرائم اور دیگر سنگین پرتشدد واقعات سے متاثرہ خواتین اور بچیوں کو مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ نئے نظام کے تحت عصمت دری، اجتماعی عصمت دری، جسمانی طور پر شدید نقصان پہنچانے، استطاعی حمل یا تولیدی صلاحیت متاثر ہونے اور تیزاب گردی جیسے معاملات میں متاثرین کو معاوضہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاہم انھوں کے خلاف جنسی جرائم اور سنگین حملوں کے معاملات کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ مختلف جرائم اور نقصان کی سنگینی کے لحاظ سے معاوضے کی رقم ایک لاکھ سے 15 لاکھ روپے تک مقرر کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ متاثرین کو طبی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی۔ کابینہ نے آئی آئی ٹی کانپور کے نوئیڈا کیمپس میں ڈیپ ٹیک کی تعمیر کے لیے 281 کروڑ روپے منظور کیے ہیں۔ گزشتہ مالی سال میں اس منصوبے کے لیے 100 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔ نوئیڈا میں تعمیر ہونے والی اس عمارت کا مقصد اسٹارٹ اپ سرگرمیوں اور روزگار کے مواقع کو فروغ دینا ہے۔ اس کی تعمیر 24 ماہ کے اندر مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ (بقیہ صفحہ 3 پر)

ٹرمپ، پوتن اور جن پنگ ایک میز پر

اے پی ای سی عشائیے میں تینوں عالمی رہنماؤں کی ملاقات، جن پنگ بولے، ٹرمپ سے بات چیت کے ذریعے امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے



اے پی ای سی سربراہی اجلاس میں 21 ممالک کے رہنما شریک

نئی دہلی (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ، چین کے صدر شی جن پنگ اور روس کے صدر ولادیمیر پوتن ایشیا پیسفک اقتصادی تعاون (اے پی ای سی) سربراہی اجلاس کے استقبالیہ عشائیے میں ایک ساتھ نظر آئے۔ تینوں رہنماؤں کے درمیان کل سے فرقی میٹنگ ہوگی، جس میں ایران جنگ اور جوہری ہتھیاروں کے استحصال سمیت کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

اس سے قبل چینی صدر شی جن پنگ نے سفارتی پروٹوکول سے ہٹ کر ہوائی اڈے پر جو طریقہ کار امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا استقبال کیا۔ وہ پہلی بار کسی غیر ملکی رہنما کے استقبال کے لیے خود ہوائی اڈے پہنچے تھے۔ عام طور پر اس طرح کی ذمہ داری دیگر اعلیٰ عہدیدار انجام دیتے ہیں۔ شی جن پنگ نے ڈونالڈ ٹرمپ سے کہا کہ انہیں امید ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان بات چیت سے باہمی تعلقات بہتر ہوں گے اور ان میں استحکام آئے گا۔ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی شنہوا کے مطابق جن پنگ نے کہا کہ دونوں ممالک کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے اور مل کر کام کرنا چاہیے۔ جن پنگ نے تجربہ میں اپنے دوست امریکہ کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ٹرمپ اور ان کی اہلیہ کے خود ہوائی اڈے پر پہنچ کر ان کا استقبال کیا تھا۔ جن پنگ کے مطابق، چین نے بھی ٹرمپ کا استقبال کرکے اسی روایت کو آگے بڑھایا ہے۔

چینی صدر شی جن پنگ نے اے پی ای سی کی سی ای او سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آزاد اور تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام ممالک کو کھلی تجارت اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ انہوں نے عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیو ٹی او) کے اصولوں پر مبنی تجارتی نظام برقرار رکھنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے مختلف ممالک کے درمیان تجارت کے لیے یکساں اصول قائم رہیں گے۔ جن پنگ نے صنعتی شیشے اور سپلائی چین کو مستحکم رکھنے کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اشیا کی فراہمی میں رکاوٹ نہیں آنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ چین اپنی صنعتوں کو مضبوط بنانے اور نئی ٹیکنالوجی تیار کرنے کے لیے سرمایہ کاری جاری رکھے گا، جس سے دوسرے ممالک کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ چینی صدر نے دوسرے ممالک کے لیے اپنی منڈی مزید کھولنے اور درآمدات پر عائد محصولات میں کمی کا اعادہ بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ چین تحفظ پسندی اور یک طرفہ فیصلوں کی مخالفت کرتا رہے گا۔

اے پی ای سی سربراہی اجلاس 18 اور 19 نومبر کو چین کے شہر شینزن میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں ایشیا پیسفک خطے کی 21 معیشتوں کے رہنما شرکت کر رہے ہیں۔ شرکت کرنے والے ممالک میں امریکہ، چین، روس، جاپان، جنوبی کوریا، آسٹریلیا، سنگاپور اور انڈونیشیا سمیت دیگر ممالک شامل ہیں۔ چین 12 سال بعد تیسری مرتبہ اس سربراہی اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے۔ اس سال کا موضوع "باہمی خوشحالی کے لیے ایشیا پیسفک برادری کی تعمیر" ہے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق، استقبالیہ عشائیے میں امریکی صدر ٹرمپ میز کے درمیان میں بیٹھے تھے، جبکہ ان کے بائیں جانب چینی صدر شی جن پنگ موجود تھے۔

ڈاسنا جیل سے اعظم خان رہا، استقبال کیلئے امنڈا حامیوں کا ہجوم



'آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا، ضمانت پر رہنے دیں'

ای ڈی کی عرضی پر سپریم کورٹ کا تبصرہ

لکھنؤ/نئی دہلی: سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور اتر پردیش کے رام پور سے تعلق رکھنے والے اعظم خان کو بدھ کی شام نہاری آبادی ڈسٹرکٹ جیل سے رہا کر دیا گیا۔ وہ تقریباً 18 ماہ تک جیل میں رہنے کے بعد ہفتہ وار ضمانت پر باہر آئے۔ ان کی رہائی کی اطلاع ملتے ہی جیل کے باہر بڑی تعداد میں حامی جمع ہو گئے اور ان کے حق میں نعرے بازی کی۔ اعظم خان بدھ کی شام تقریباً 6 بج کر 30 منٹ پر جیل سے باہر آئے۔ اس موقع پر انہوں نے ہاتھ ہلا کر اپنے حامیوں کا استقبال قبول کیا۔ جیل سے باہر نکلنے کے بعد وہ راہ راست گاڑی میں بیٹھ گئے اور اپنے بیٹے عبداللہ اعظم کے ساتھ رام پور کے لیے روانہ ہو گئے۔ اس دوران حامیوں کا جوش و خروش قابل دید تھا اور بڑی تعداد میں لوگ ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے موجود تھے۔

اعظم خان کی رہائی سے قبل غازی آبادی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (سی جے ایم) عدالت میں ضمانت سے متعلق تمام قانونی کارروائیاں مکمل کرائی گئی تھیں۔ عدالت نے 50-50 ہزار روپے کے دو ضمانتی اور 50 ہزار روپے کے ذاتی مچلکے کی شرط رکھی تھی۔ اس معاملے میں شہنواز اور جینے ان کے ضمانتی بنے کی کارروائی مکمل کی اور ہدایتوں کی جانب سے 50-50 ہزار روپے کی گلمڈ پارٹ رسید ہیں بھی جمع کرائی گئیں۔ ضروری حلف نامہ داخل کیے جانے کے بعد رہائی کا پروانہ ڈاسنا جیل بھیج دیا گیا۔ واضح رہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ نے 17 نومبر کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے درج منی لانڈرنگ کے معاملے میں اعظم خان کو عبوری ضمانت دی تھی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ قرقاری کے دوران آئین کے آرٹیکل 22(1) اور پریونشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کی دفعہ 19 کے تحت لازمی قانونی تحفظات کی مکمل پابندی نہیں کی گئی۔ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے ایک دن بعد ای ڈی نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ اعظم خان پر الزام ہے کہ انہوں نے سرکاری قرقیاتی کاموں کے لیے مختص فنڈز کا استعمال رام پور میں جوہر یونیورسٹی کی تعمیر کے لیے کیا۔

'ہندوستان معاشی تباہی کی طرف گامزن، مودی حکومت کا اقتصادی ماڈل ناکام'

تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ہندوستان میں مستقبل نظر نہیں آتا، امریکہ میں راہل گاندھی نے موجودہ حالات پر فکر کا کیا اظہار



راہل گاندھی نے کہا، "تلخ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان ایک بڑے معاشی بحران کے دہانے پر کھڑا ہے۔ یہی حقیقت ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ذرائع ابلاغ اور دیگر حلقے اس مسئلے کو نظر انداز کر سکتے ہیں، لیکن ملک میں بے روزگاری کا سنگین مسئلہ موجود ہے اور تعلیمی نظام کو بھی بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

واشنگٹن (ایجنسی) کانگریس رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی امریکہ دورہ پر ہیں اور کولمبیا یونیورسٹی میں خطاب کرتے ہوئے انھوں نے ہندوستان کے معاشی مستقبل سے متعلق اپنی شدید تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے ملک میں بڑے پیمانے پر بے روزگاری اور تعلیمی نظام میں موجود خامیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ایک بڑے معاشی بحران کی طرف بڑھ رہا ہے، جس کی وجہ بڑے پیمانے پر بے روزگاری اور تعلیمی نظام سے جڑی خامیاں ہیں۔ کولمبیا یونیورسٹی میں ایک پروگرام کے دوران خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "سیدھی بات یہ ہے کہ ہندوستان ایک معاشی تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ یہی حقیقت ہے۔ میڈیا اس طرف توجہ نہیں دے رہا، لیکن ہندوستان میں بے روزگاری کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہندوستان کے تعلیمی نظام میں بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔" راہل گاندھی نے ہندوستانی نوجوانوں کے بارے میں مائیکروسافٹ کے چیف ایگزیکٹو ستیہ نادیلا کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ نوجوانوں کا ایک طبقہ، جو موجودہ حالات پر مایوسی کا اظہار کر رہا ہے، متوسط طبقے کے خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے اور اس نے باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے۔ نوجوانوں میں اس مایوسی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنا کوئی مستقبل نظر نہیں آتا۔ انہوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ "ہم اس پر مطالعہ کر رہے ہیں، اسے سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اس کی وجہ گہائی دلچسپ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انہیں اپنا کوئی مستقبل نظر نہیں آتا ہے۔

روزگار اور پیشہ اختیار کرنے کے مواقع کے سلسلے میں نوجوانوں اور ان کے والدین کے درمیان بڑھتے فاصلے کی وضاحت کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ کئی نسل کے مشورے اور تجربات پر سوال اٹھاری ہے۔ نوجوانوں اور ان کے والدین کے درمیان پیٹھے اور روزگار کے تعلق سے سوچ کا فرق بڑھ رہا ہے۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ نوجوان دراصل اپنے والدین سے یہی کہہ رہے ہیں اور ہمیں یہ بات خود والدین سے سننے کو مل رہی ہے کہ دیکھیے، آپ خود کامیاب نہیں ہیں، آپ کے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے، اس لیے آپ ہمیں وہ کرنے کے لیے نہیں کہہ سکتے جو آپ نے کیا تھا، کیونکہ وہ طریقہ اب کام نہیں کرتا۔" انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ "مستقبل میں مواقع کی کمی، بے روزگاری اور تعلیمی نظام سے متعلق تشویش ایسے بڑے چیلنج ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور ان پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مسز گاندھی نے زراعت اور چھوٹے و درمیانہ درجے کے کاروباری اداروں کو ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیتے ہوئے کہا کہ کئی سرمایہ کاری میں خاطر خواہ توسیع نہیں ہو رہی ہے اور کاروبار کے مواقع چند بڑے صنعتی گروپوں تک محدود ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ ہندوستان میں نجی سرمایہ کاری کیوں نہیں ہو رہی ہے اور ملک میں صرف اڈانی اور امبانی کے کاروبار ہی کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ (بقیہ صفحہ 3 پر)

جھارکھنڈ سمیت 7 ریاستوں میں ایس آئی آر کی مدت میں توسیع

رانچی: (ایجنسی) الیکشن کمیشن آف انڈیا نے جھارکھنڈ سمیت ملک کی سات ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر 2026) کی مدت میں توسیع کر دی ہے۔ نظرثانی شدہ پروگرام کے مطابق اب حتمی ووٹر لسٹ 30 نومبر کے بجائے 22 دسمبر 2026 کو شائع کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کیے گئے شیڈول کی اطلاع جھارکھنڈ کے علاوہ بہار، اتر پردیش، ناگالینڈ اور ہریانہ میں بھی ہوگی۔ کمیشن نے خصوصی طور پر ایسے ووٹروں کی شناخت اور تصدیق کے عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے۔ جو غیر حاضر، منتقل ہو چکے، فوت ہو گئے یا جن کے نام ووٹر لسٹ میں ایک سے زیادہ مرتبہ درج ہیں۔ ان زمروں کو انتخابی اصطلاح میں ایس ڈی ڈی کہا جاتا ہے۔ نظرثانی شدہ شیڈول کے مطابق اب ایس ڈی ڈی زمرے کے ووٹروں کے لیے گنتی کے فارم تیار کرنے اور ان کی چھپائی کا کام 18 نومبر تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے بعد 18 نومبر سے 30 نومبر تک گھر گھر جا کر ان فارموں کی تقسیم اور وصولی کا عمل جاری رہے گا۔ اس کام کی ذمہ داری بوتھ لیول آفیسرز (بی ایل او) کو سونپی گئی ہے، جو متعلقہ علاقوں میں ووٹروں سے رابطہ کر کے ضروری معلومات اور فارم جمع کریں گے۔

ہندوستان نے برڈ فلو کی پہلی دیسی ویکسین تیار کی، 20 نومبر کو ہوگی لانچ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان نے برڈ فلو کی پہلی دیسی ویکسین تیار کر لی ہے۔ مرکزی وزیر زراعت و کسان فلاح و بہبود شیوراج سنگھ چوہان 20 نومبر کو ویکسین ملک کے نام قطعہ کریں گے۔ مرغیوں کو برڈ فلو سے بچانے کے لیے ایچ 5 این 1 ویکسین تیار کی گئی ہے، جسے بھوپال میں واقع آئی سی اے آر-ہیلتھ ہائی سیکورٹی اینیمل ڈیزیز انسٹی ٹیوٹ (این آئی ایچ ایس اے ڈی) نے تیار کیا ہے۔ ویکسین کے حوالے سے وزارت زراعت اور کسان فلاح و بہبود نے باضابطہ اعلان جاری کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان 20 نومبر کو بھوپال میں واقع آئی سی اے آر-انسٹی ٹیوٹ ہائی سیکورٹی اینیمل ڈیزیز انسٹی ٹیوٹ میں مرغیوں کے لیے غیر فعال ایچ 5 این 1 (کلیڈ 2.3.2.1 2.3.4.4) انتہائی متعدی ایوین انفلوئنزا (ایچ پی ای آئی) واکسین کی ویکسین ملک کے نام وقف کریں گے۔

گورکھپور: کھلیش یادو کی قیادت میں پی ڈی اے کی 'رتھ یاترا'

ایس پی سربراہ کا دعویٰ، گورکھپور میں بی جے پی کا کھاتہ نہیں کھلے گا، چوری چورا میں شہید بابو بندھو سنگھ کے مجسمے کی نقاب کشائی



گورکھپور- سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے بدھ کو گورکھپور میں پی ڈی اے کی رتھ یاترا کی قیادت کی، جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ گورکھپور ہوائی اڈے سے شروع ہوئی رتھ یاترا نندگنر اور سورنگ تیراہے ہوتی ہوئی چوری۔ چورا اسمبلی حلقہ کے دیوکلی چوراہے پہنچی، جہاں ایس پی سپریمو نے عظیم انقلابی شہید بابو بندھو سنگھ کے مجسمے کی نقاب کشائی کی اور آنجہانی وے کمار سنگھ ننوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ گورکھپور ہوائی اڈے سے دیوکلی تک 20 کلومیٹر طویل پی ڈی اے رتھ یاترا کو سلام کرتے ہوئے سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے سڑکوں پر جگہ جگہ پھولوں کی مالا پہنا کر اپنے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ سفر کے دوران شاگردوں نے مختلف مقامات پر منتر پڑھے۔ مسز یادو نے کہا کہ گورکھپور میں ہمارے روشو کو شہ کے لیے جمع ہونے والی بڑی بھیڑ کو دیکھ کر بھاجپا کے کارکنوں کی نیندیں سے مسٹر یادو کو اڑ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے کھاتہ نہیں کھلے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات محض کچھ مہینے دور ہیں، لیکن بی جے پی کا کھاتہ نہیں کھلے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ کل یعنی جمعرات کو گورکھپور کے عوام میں تبدیلی کے لیے زبردست جوش و خروش ہے۔ اگر آج ہی ووٹنگ ہو جائے تو کاشی کی طرح گورکھپور میں بھی بی جے پی کا کھاتہ نہیں کھلے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں نشستیں جیتنے کا معاملہ نہیں بلکہ ریاست اور عوام کے مستقبل کا انتخاب ہے۔ یہ انتخابات بھوپت اور حق رائے دہی کے تحفظ کی لڑائی ہیں۔ پی جے پی دولت مرتبہ میں دھاندلی کرنا چاہتی ہے۔

الیکشن کمیشن کے اختیارات پر سوال، سماعت 9 دسمبر تک ملتوی

راہل گاندھی اور اپوزیشن کی درخواست پر فوری نوٹس جاری کرنے سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے مبینہ یکطرفہ فیصلوں پر سوال اٹھانے والی درخواستوں پر سماعت ملتوی کر دی ہے۔ اب ساعت 9 دسمبر کو ہوگی۔ کیل کیل سبل نے عدالت سے درخواست کی کہ اپوزیشن لیڈروں کی طرف سے کل داخل کی گئی درخواست پر نوٹس جاری کیا جائے، لیکن عدالت نے اس سے انکار کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ نوٹس پر ساعت کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کل یعنی بدھ کو درخواست میں راہل گاندھی اور اپوزیشن لیڈروں نے الیکشن کمیشن سے 48 سوالات پوچھنے کی اجازت مانگی تھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا الیکشن کمیشن واقعی ایک اتھارٹی ہے یا ادارے کے طور پر اس کے کام کرنے پر بھی سوال اٹھایا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ڈپٹی الیکشن کمشنر جاوٹ پرکاش یادو، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار، الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی اور الیکشن کمیشن کے ڈائریکٹر جنرل آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حلف ناموں کے ذریعہ سوالات کے جوابات دینے کی ہدایت کرے۔ معاملے میں راہل کے ساتھ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور سونیا رائے، اکھلیش یادو، تیجسوی یادو، سنجے راوت، ایم اے جبی، ڈی راجہ، مہوا موئیترا، سپریا سولے، ای ٹی محمد بشیر، تھول تھرومالاوان، اور سجاتا احمد کھلوٹا شامل ہیں۔ اس سے پہلے 15 اکتوبر کو چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے الیکشن کمیشن اور اس کے چیف گیانیش کمار کو راہل گاندھی اور دیگر کی طرف سے دائر درخواستوں کا جواب دینے کی ہدایت دی تھی۔ درخواست میں ووٹروں کی فہرست سے بڑے پیمانے پر ناموں کو حذف کرنے اور اس آئی آر کے عمل میں بے قاعدگیوں کا الزام لگایا گیا ہے۔



کی گئی تبدیلیوں اور ای سی آئی نیٹ، ای آر او نیٹ ورک ڈیٹا میں کے کام کرنے پر بھی سوال اٹھایا۔ سپریم کورٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ڈپٹی الیکشن کمشنر جاوٹ پرکاش یادو، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار، الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی اور الیکشن کمیشن کے ڈائریکٹر جنرل آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حلف ناموں کے ذریعہ سوالات کے جوابات دینے کی ہدایت کرے۔ معاملے میں راہل کے ساتھ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور سونیا رائے، اکھلیش یادو، تیجسوی یادو، سنجے راوت، ایم اے جبی، ڈی راجہ، مہوا موئیترا، سپریا سولے، ای ٹی محمد بشیر، تھول تھرومالاوان، اور سجاتا احمد کھلوٹا شامل ہیں۔ اس سے پہلے 15 اکتوبر کو چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے الیکشن کمیشن اور اس کے چیف گیانیش کمار کو راہل گاندھی اور دیگر کی طرف سے دائر درخواستوں کا جواب دینے کی ہدایت دی تھی۔ درخواست میں ووٹروں کی فہرست سے بڑے پیمانے پر ناموں کو حذف کرنے اور اس آئی آر کے عمل میں بے قاعدگیوں کا الزام لگایا گیا ہے۔

ایرانی ڈرونز کا کویت میں امریکی علی السالم ایئربیس پر حملے کا دعویٰ

پیٹریاٹ فضائی دفاعی نظام اور ڈرون و میزائل لانچنگ پلیٹ فارم کو نشانہ بنانے کا اعلان ☆ ایران کا آبنائے ہرمز کے قریب امریکی ایم کیو9 ڈرون مار گرانے کا دعویٰ ☆ آبنائے ہرمز کے مشرقی حصے میں تیسرا آئل ٹینکر سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرایا



تہران، 18 نومبر (ایوان آئی) ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے جنگی اور خودکش ڈرونز نے بدھ کی صبح کویت میں واقع علی السالم ایئربیس پر امریکی فوج کے پیٹریاٹ پلیٹ فارم کو نشانہ بنایا۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ایرانی فوج کا یہ بیان سرکاری ٹیلی ویژن آئی آر آئی پی نے نشر کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حملے کا مقصد ایئر بیس پر موجود امریکی فوجی سازوسامان اور دفاعی تنصیبات کو نشانہ بنانا تھا۔ ایرانی فوج نے حملے کے نتیجے میں ہونے والے ممکنہ جانی یا مالی نقصان کی کوئی تفصیل فراہم نہیں کی۔ دوسری جانب امریکی اور کویتی حکام کی طرف سے بھی اس دعوے کی تصدیق یا تردید سامنے نہیں آئی ہے۔ واضح رہے کہ علی السالم ایئر بیس کویت کی ایک اہم فوجی تنصیب ہے، جہاں امریکی فوج بھی تعینات ہے۔

☆ ایران کی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز کے مشرقی علاقے میں امریکی ایم کیو 9 ڈرون مار گرایا ہے۔ یہ دعویٰ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایشیائی ممالک کے دورے کے سلسلے میں چین پہنچے ہیں۔ ایرانی خبر رساں ادارے ورفوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے مطابق، بدھ کو ایرانی فضائی دفاعی نظام نے آبنائے ہرمز کے مشرقی علاقے میں ایک امریکی ڈرون کی موجودگی کا پتا لگایا، جس کے بعد فوری کارروائی کرتے ہوئے اسے نشانہ کر دیا گیا۔ ایرانی فوج کے بیان میں کہا گیا کہ ڈرون کو ملک کے جنوب مشرقی علاقے میں نصب مقامی طور پر تیار کردہ دفاعی نظام کی مدد سے نشانہ بنایا گیا۔ یہ کارروائی ایران کے مرصوط فضائی دفاعی نظام کے تحت انجام دی گئی۔ آزاد ذرائع سے خبر رساں ادارے رائٹرز نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی حکام کی طرف سے بھی اس دعوے کی تصدیق یا تردید سامنے نہیں آئی ہے۔ واضح رہے کہ علی السالم ایئر بیس کویت کی ایک اہم فوجی تنصیب ہے، جہاں امریکی فوج بھی تعینات ہے۔

☆ ایران کی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز کے مشرقی علاقے میں امریکی ساختہ ایم کیو 9 ڈرون مار گرایا ہے۔ یہ دعویٰ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایشیائی ممالک کے دورے کے سلسلے میں چین پہنچے ہیں۔ ایرانی خبر رساں ادارے ورفوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے مطابق، بدھ کو ایرانی فضائی دفاعی نظام نے آبنائے ہرمز کے مشرقی علاقے میں ایک امریکی ڈرون کی موجودگی کا پتا لگایا، جس کے بعد فوری کارروائی کرتے ہوئے اسے نشانہ کر دیا گیا۔ ایرانی فوج کے بیان میں کہا گیا کہ ڈرون کو ملک کے جنوب مشرقی علاقے میں نصب مقامی طور پر تیار کردہ دفاعی نظام کی مدد سے نشانہ بنایا گیا۔ یہ کارروائی ایران کے مرصوط فضائی دفاعی نظام کے تحت انجام دی گئی۔ آزاد ذرائع سے خبر رساں ادارے رائٹرز نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی حکام کی طرف سے بھی اس دعوے کی تصدیق یا تردید سامنے نہیں آئی ہے۔ واضح رہے کہ علی السالم ایئر بیس کویت کی ایک اہم فوجی تنصیب ہے، جہاں امریکی فوج بھی تعینات ہے۔

☆ ایران کی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز کے مشرقی علاقے میں امریکی ساختہ ایم کیو 9 ڈرون مار گرایا

سونگرد کی آزادی قومی اتحاد اور اجتماعی طاقت کی علامت ہے: پزشکیان

ایرانی صدر کا عوام، مسلح افواج اور حکام کے درمیان ہم آہنگی پر زور



تہران، 18 نومبر (ایوان آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے سونگرد کی تاریخی آزادی کو اجتماعی طاقت، باہمی اعتماد و مقصد کے اتحاد اور انفرادی یا سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر قومی مفاد کو ترجیح دینے کی علامت قرار دیا ہے۔ صدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ تاریخی تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ قومی یکجہتی اور عوام، مسلح افواج اور حکام کے درمیان باہمی ہم آہنگی سنگین ترین خطرات سے نمٹنے کی ضمانت ہے۔ سونگرد کی آزادی کی سالگرہ کے موقع پر جاری اپنے پیغام میں مسٹر پزشکیان نے کہا کہ کٹھن حالات میں حاصل ہونے والی اس بڑی فتح نے سونگرد کو اجتماعی طاقت، باہمی اعتماد اور مقصد کے اتحاد کی علامت بنا دیا۔ اس وقت ملک کے مفادات اور عوام کی فلاح و بہبود تمام تر اختلافات اور انفرادی یا سیاسی نظریات پر مقدم رکھا گیا تھا۔ پیغام میں کہا گیا کہ یہ تاریخی تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ جب عوام، مسلح افواج اور حکام ملک کے مستقبل کے تئیں احساس ذمہ داری کے ساتھ ایک مشترکہ راستے پر آگے بڑھتے ہیں، تو کوئی قوت ارادی اور یکجہتی کے بل بوتے پر سنگین ترین خطرات کو بھی ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں اور آبادکاروں کے تشدد پر آسٹریلیا کی کارروائی

تین اسرائیلی شہریوں اور چار تنظیموں پر پابندیاں عائد، دوریاستی حل کو نقصان پہنچانے کا الزام



سڈنی، 18 نومبر (ایوان آئی) آسٹریلیا نے مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کی توسیع اور آبادکاروں کے تشدد میں ملوث ہونے کے الزام میں تین اسرائیلی شہریوں اور چار تنظیموں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ آسٹریلوی حکومت نے ان سرگرمیوں کو دو ریاستی حل کے امکانات کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ یہ اقدام برطانیہ کی جانب سے گزشتہ روز متعلقہ مغربی کنارے میں بستیوں کی تعمیر میں حصہ لینے والی آٹھ اسرائیلی تعمیراتی کمپنیوں پر پابندیاں عائد کیے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔ آسٹریلیا کی مغربی خارجہ جینی ڈونگ نے اپنے بیان میں کہا کہ پابندیوں کی زد میں آنے والے افراد اور تنظیموں نے نئی بستیوں کی منصوبہ بندی، ان کے قیام میں ہم آہنگی اور تعمیراتی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کیا۔ ان سرگرمیوں میں فنڈز جمع کرنے والے کارندوں کی بھرتی اور تشدد کرنے والے آبادکاروں کی حمایت بھی شامل ہے۔ پابندیوں کی زد میں آنے والوں میں آبادکار تحریک نحلاۃ کی رہنما ویلنٹینا والس بھی شامل ہیں، جو غرب مے فلسطینی کو بے دخل کرنے کی حامی ہیں۔ اس کے علاوہ ایلیف لبنی کوہی (ایل پی جی) نے جانے والے بحری جہاز میں زوردار دھماکے ہوئے اور آگ بھڑک اٹھی۔ آئی آر سی جی کی بحریہ کے شعبہ تعلقات عامہ کے مطابق، اس سے چند گھنٹے قبل سمندری بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کے بعد دونوں جہازوں میں شدید دھماکے ہوئے اور خوفناک آگ لگ گئی۔ ان میں سے ایک جہاز 20 لاکھ بیرل سے زائد خام تیل لے جا رہا تھا، جبکہ دوسرا ایل پی جی بردار جہاز تھا۔ آئی آر سی جی کی بحریہ نے کہا کہ ان جہازوں کو بڑی تعداد میں امریکی لڑاکا طیاروں اور دیگر طیاروں کی جانب سے فضائی تحفظ فراہم کیا جا رہا تھا۔ اس کے باوجود آبنائے ہرمز کے پانیوں میں سمندری بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کے باعث ہونے والے زوردار دھماکوں کے بعد دونوں جہازوں میں آگ لگ گئی۔

حملوں میں ایرانی پاسداران انقلاب کے میزائل ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

☆ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر سی جی) کی بحریہ نے کہا ہے کہ تہران کے طے کردہ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والا تیسرا آئل ٹینکر آبنائے ہرمز کے مشرقی حصے میں سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں اس میں آگ لگ گئی۔ خبر رساں ایجنسی ارنا کے مطابق، آئی آر سی جی کی بحریہ نے منگل کے روز ایک بیان جاری کرکے بتایا کہ تیل سے لدا یہ ٹینکر تنگ آبنائے ہرمز میں واقع ایرانی جزیرے قشم کے ساحل کے قریب سے گزر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ ٹینکر اور اس پر سوار عملے کے 28 ارکان کو بحفاظت نکال لیا گیا ہے۔ اس سے قبل آئی آر سی جی کی بحریہ نے بتایا تھا کہ آبنائے ہرمز میں سمندری بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کے باعث ہونے والے دو ایسے ہی حادثات میں آئل ٹینکر اور ماہ پیٹرو کیس سے ٹکرانے کے بعد ایک دیوہیکل آئل ٹینکر اور ماہ پیٹرو کیس نامی ایک اور تجارتی جہاز میں آگ لگ گئی تھی۔

ایران کے خلاف معاندانہ کارروائیاں جاری رکھنے پر آئی آر جی سی کی بحرین کو وارننگ

تہران، 18 نومبر (ایوان آئی) ایران کے پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) کے ترجمان، بریگیڈیئر جنرل حسین محبی نے بحرین کے آل خلیفہ حکمرانوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی سرزمین، فضائی حدود اور سمندری راستوں کو ایران کے خلاف کسی بھی خطرناک کارروائی کے لیے استعمال ہونے سے نہ روکا تو وہ ان کارروائیوں کے ذمہ دار ہوں گے۔ بریگیڈیئر جنرل محبی نے منگل کو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ذریعے بحرین کے حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے تین بڑی غلطیوں کا ذکر کیا، جن میں ایران کے خلاف جارحانہ کارروائیوں میں تعاون، امریکہ کے سکیورٹی نظام پر انحصار اور شہید قیادت کے تقدس کے خلاف اقدامات شامل ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ان پالیسیوں کو جاری رکھنے سے خطے کے سے سکیورٹی نظام میں آل خلیفہ حکومت کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگ سکتا ہے۔ ترجمان محبی نے اپنا پیغام عربی کے ایک محاورے کے ساتھ ختم کیا، جس کا مطلب ہے کہ سمجھدار شخص کے لیے صرف ایک اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

پوتن کا اپیک بزنس کانفرنس سے خطاب

ایشیا-بحرالکاہل خطے کو عالمی معیشت کا مرکز قرار دیا



شنجین، 18 نومبر (ایوان آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے چین کے شہر شینزین میں منعقدہ ایشیا-پیسفک اکنامک کوآپریشن (اے پی ای سی) بزنس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی معیشت میں ایشیا-بحرالکاہل خطے کے بڑھتے ہوئے کردار، بین الاقوامی اقتصادی مسابقت، روس کی ترقی اور تکنیکی تعاون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مسٹر پوتن نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایشیا-بحرالکاہل خطہ عالمی معیشت اور صنعتی تکنیکی سرگرمیوں کا بڑا مرکز بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایشیائی ممالک نے شاندار ترقی کی ہے اور وہ دنیا کی انجینئری ☒ کہلانے سے آگے بڑھ کر جدت طرازی کو فروغ دینے والے ممالک بن گئے ہیں۔

صدر نے کہا کہ نئے مواقع کے مطابق خود کو ڈھالنے کے بجائے، پہلے ظہور رکھنے والی طاقتیں ترقی کرنے والے ممالک کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس نے پابندیوں کے تھپیڑے کا کامیابی سے مقابلہ کیا ہے۔ صدر نے کہا کہ روس ڈیجیٹل تبدیلی کے میدان میں صف اول میں ہے اور اس کے لیگلٹوچ ماڈلز دنیا کے بہترین ماڈلز میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپی یونین کے ممالک میں معیار زندگی اس طرح گر رہا ہے، جو یورو زون کے لیے شرمناک ہے۔ روس ایشیا-بحرالکاہل خطے کے اپنے شراکت داروں کے ساتھ تکنیکی تعاون پر اپنے ان کی تکنیکی خود مختاری کو مضبوط بنانے میں مدد کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ صرف خود مختاری کو یقینی بنا کر ہی ممالک بین الاقوامی سطح پر اپنی شناخت اور آزادی کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ مسٹر پوتن نے چین کے صدر شی جن پنگ اور امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ مجموعہ وسیع تر عالمی معاملات کے حوالے سے بھی اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اس سے اہم فوائد حاصل ہوں گے۔ واضح رہے کہ چین کے شہر شینزین میں 33 ویں اپیک اقتصادی رہنماؤں کا اجلاس 18 اور 19 نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کا موضوع ایشیا-بحرالکاہل کمیونٹی کی تعمیر اور مشترکہ خوشحالی کو فروغ دینا ہے۔

حوثیوں کی حمایت اور مالی مدد کرنے والے بھی دہشت گرد قرار پائیں گے: یمن



صنعاء، 18 نومبر (ایوان آئی) یمن کی صدارتی قیادت کونسل کے چیئرمین رشاد العلیمی نے حوثی ملیشیا کو دہشت گرد تنظیم قرار دینے سے متعلق قانون جاری کر دیا ہے۔ اس قانون کے تحت ان افراد کی درجہ بندی کا دائرہ وسیع کیا گیا ہے جو براہِ راست حمایت یافتہ ملیشیا کے لیے کام کرتے، اس کی حمایت کرتے یا اس کی سرگرمیوں کی وکالت کرتے ہیں۔ نئے قانون کے مطابق حوثی ملیشیا کے لیے کام کرنے یا قول و فعل کے ذریعے اس کی حمایت کرنے والے افراد کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔ قانون میں ملیشیا کو مالی یا اخلاقی مدد فراہم کرنے والوں کو بھی دہشت گردی کی حیثیت سے درجہ بند کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ قانون رواں ہفتے کے آغاز میں یمن کی پارلیمنٹ سے منظور کیا گیا تھا، جس کے بعد صدارتی قیادت کونسل کے چیئرمین نے اسے جاری کیا۔

حکیم جیفریز اسپیکر کے عہدے کیلئے ڈیموکریٹس کے امیدوار نامزد ہوں گے

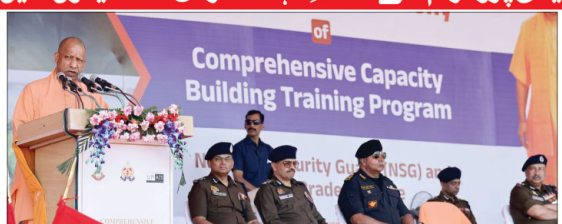
وسط مدتی انتخابات میں کامیابی کے بعد امریکی ایوانِ نمائندگان کے پہلے سیاہ فام اسپیکر بننے کے امکانات روشن



واشنگٹن، 18 نومبر (ایوان آئی): ڈیموکریٹ ارکان کانگریس بدھ کو حکیم جیفریز کو امریکی ایوانِ نمائندگان کے اسپیکر کے عہدے کے لیے اپنی پارٹی کا امیدوار منتخب کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ وسط مدتی انتخابات میں پارٹی کی کامیابی کے بعد اس پیش رفت سے جیفریز کے ایوان کے پہلے سیاہ فام اسپیکر بننے کے امکانات مزید بڑھ گئے ہیں۔ پارٹی کے بند کمرہ اجلاس میں 56 سالہ جیفریز کے مقابلے میں کسی دوسرے امیدوار نے اپنی امیدواری کا اعلان نہیں کیا، تاہم حالی میں منتخب ہونے والے بعض ترقی پسند ارکان نے انہیں ووٹ نہ دینے کا عندیہ دیا ہے۔ ان ارکان نے امریکی کے لیے امریکی فوجی امداد اور سیاست میں سرمائے کے اثر و رسوخ جیسے معاملات پر رعایتوں کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈیموکریٹس بدھ کو اسپیکر کے عہدے کے لیے اپن

این ایس جی اور یوپی پولیس مل کر سلامتی نظام مضبوط بنائیں گے

ایک ماہ کے تربیتی پروگرام سے انسدادِ دہشت گردی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا: یوگی



لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے کہا کہ این ایس جی اور یوپی پولیس کا جوائنٹ تنظیمی بلڈنگ ٹریننگ پروگرام نئے ہندوستان کے اس عزم کی علامت ہے، جہاں ہماری سیکیورٹی فورسز ہر چیلنج سے نمٹ قدم آگے رہنے کے لیے تیار ہیں۔ یہ تربیتی پروگرام ہماری تیاریوں کو نئی جہت، باہمی تال میل کو نئی طاقت اور سیکیورٹی نظام کو نئی مضبوطی فراہم کرے گا۔ این ایس جی اور یوپی پولیس کی یہ مشترکہ کوشش ملک کی داخلی سلامتی کو نئی طاقت اور نئی سمت دے گی۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں ریزرو پولیس لائنز میں نیشنل سیکیورٹی گارڈ (این ایس جی) اور اتر پردیش پولیس کے مشترکہ اہتمام میں منعقدہ جامع تنظیمی بلڈنگ ٹریننگ پروگرام کا افتتاح کرنے کے بعد منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر راہنماؤں نے آپریشنل صلاحیتوں کے مظاہرے کا بھی مشاہدہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ داخلی سلامتی کے محاذ پر مرکزی اور ریاستی حکومت کی پالیسی واضح ہے۔ نہ مجرموں کو کوئی پناہ، نہ دہشت گردوں کو کوئی موقع اور نہ ہی ملک کی سلامتی سے کوئی سمجھوتہ۔ عالمی منظر نامے میں بدلتے ہوئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی، درست حکمت عملی، فوری فیصلے اور ہم ورک کے ساتھ کارروائی کرنے کی صلاحیت انتہائی ضروری ہے۔ ہمارے بہادر جوان کروڑوں ماؤں اور بہنوں کے احترام کی ڈھال اور ہندوستان کی خودمختاری کا مضبوط حصار ہیں۔ ملک کے امن اور سلامتی کو چیلنج دینے کی جرأت کرنے والی ہر ملک دشمن طاقت کے لیے دو آہنی دیوار ہیں۔ آج پورا ملک یوپی پولیس اور اے ٹی ایس کی بہادری پر فخر کرتا ہے۔ این ایس جی کے معزز پلیٹ فارم پر منعقدہ 16ویں آل انڈیا پولیس اسٹینڈ اون انسائیو مقابلے میں یوپی اے ٹی ایس کمانڈو ٹیم کے دو اساتیزوں نے نشانہ بازی کی مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے طلائی تمغہ جیت کر ریاست کا وقار بڑھایا ہے۔ یوپی اے ٹی ایس کی جانب سے اپنی خصوصی خواتین کمانڈو ٹیم تشکیل دے کر انہیں آپریشنل سرگرمیوں کا اہم حصہ بنانا بھی ایک عملی قدم ثابت ہیں، بلکہ اس ہندوستان کی لکھاری ہے جہاں بیٹیاں کسی کی محتاج نہیں بلکہ ڈشنوں کے جھکے چھڑانے والی رانی چنڑی کا روپ ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پریاگ راج کی سرزمین پر کمبھ 2019 اور مہاکمبھ 2025 کے دوران کروڑوں عقیدت مندوں نے عقیدت کی ڈبکی لگائی۔ اس دوران ہمارے اسپاٹ کمانڈوز اور یوپی پولیس کا قائم سخت سیکیورٹی نظام ایسا تھا کہ سناتن دھرم زندہ ہے اور پائندہ بھی وہاں پر نہیں ماسکتا تھا۔ ایک وقت تھا جب اتر پردیش فسادات کی آگ میں جھلس رہا تھا اور مجرموں کے حوصلے بلند تھے، چاروں طرف بدامنی کا راج تھا۔ آج ریاست میں قانون کی حکمرانی ہے۔ امید یقینی بنانے کے لیے پولیس کے پورے نظام کو مضبوط کیا گیا ہے۔ پولیس بھرتی کے شفاف نظام کے ساتھ پولیس اہلکاروں کی صلاحیتوں کو بہتر بنایا گیا، انہیں بہتر وسائل اور جدید بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا گیا۔ پولیس کی بجٹ تین سے چار گنا تک بڑھایا گیا۔ پولیس اہلکاروں کے لیے جدید ہائی ٹیک گن اور بہتر ہیلمٹوں کا انتظام کیا گیا۔ پلاننگ کو ٹیکنالوجی اور فوری ردعمل سے جوڑا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں سائبر قانون کی تعداد دو سے بڑھا کر تقریباً 75 اضلاع تک پہنچائی گئی۔ آپریشن تنیرتر اکے تحت 15 لاکھ سے زیادہ ہی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے۔ ڈائل 112 کے رسپانس ٹائم کو 65 منٹ سے گھٹا کر 5 سے 7 منٹ تک لانے کے کامیابی حاصل ہوئی۔ اٹیشل سیکیورٹی فورس تشکیل دی گئی اور تربیت کے ذریعے صلاحیت سازی پر زور دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کارروائی کے لیے پولیس کے پورے نظام کو مضبوط کیا گیا ہے۔ فسادیوں کا کال بھی جانے والی ایف آئی آر اور نوٹ فعال کیا گیا۔ پہلی مرتبہ یوپی پی اے سی کی تین خواتین بٹالین تشکیل دی گئیں۔ دیوبند سے لے کر سرحدی علاقوں تک اے ٹی ایس کے کمانڈ سینٹر قائم کیے گئے۔ میرٹھ، ہاپوڑ، بلند شہر، علی گڑھ، آگرہ، مرادآباد، ایودھیا اور ہندوستان کا مذہبی مقامات کی سیکیورٹی کے لیے یو پی ایس ایس ایف تشکیل دے کر چپے چپے پر تعینات کی گئیں۔ ایودھیا میں این ایس جی کا ریجنل ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کے لیے زمین تیار کر لی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مجرموں اور مافیاؤں کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کرتے ہوئے 15 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی غیر قانونی جائیداد ضبط یا منہدم کی گئی ہے۔ ریاست میں کرفیو اور فسادات کے مترادف سمجھے جانے والے مافیاؤں کے خلاف مؤثر کارروائی کی گئی۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں ڈکیتی میں 84 فیصد اور لوٹ کے واقعات میں 77 فیصد سے زیادہ کمی آئی ہے۔ خواتین کی سلامتی اور عوامی اعتماد کو پولیٹیکل کا مرکز بنایا گیا ہے۔ پولیس بھرتی میں خواتین کے ریزرویشن کو یقینی بناتے ہوئے خواتین پولیس اہلکاروں کی تعداد 10 ہزار سے بڑھا کر 45 ہزار کی گئی ہے۔ خواتین ہیلپ اسٹیشن سے لے کر خواتین ہیلپ لائن تک، خواتین کی سلامتی کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ آج ریاست ’ایک لیس لینڈ‘ سے ’لینڈ آف لا اینڈ آرڈر‘ بن گئی ہے اور ریاست کا امن و قانون ایک مثال کے طور پر اپنی شناخت قائم کر چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وقت کے ساتھ مجرموں نے اپنے طریقے بدل لیے ہیں۔ آج دشمن غیر مرئی محاذ سے حملہ کر رہا ہے۔ حوالہ ہنڈی اور ڈرگ مافیا کی کمر توڑی گئی ہے۔ غیر قانونی تبدیلی مذہب، ساغر کرائم اور کرپٹو کرنسی کے ذریعے سماج کے پورے نظام کو اندر سے کھوکھلا کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ ہندوستان کی سالمیت اور ریاست کی سلامتی کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔

ایام فاطمیہ کے فروغ کیلئے ہمیشہ یاد رہیں گے آیت اللہ وحید خراسانی

مقصد حسینی اور محبان ام الائمہ تعلیمی وفلاحی ٹرسٹ کے زیر اہتمام تعزیتی جلسہ ومجلس کا انعقاد



لکھنؤ۔(18 نومبر، 2026) عالم تشیع کے بزرگ مرجع تقلید اور حوزہ علمیہ قم کے ممتاز استاذ آیت اللہ العظمیٰ سید وحید خراسانی کے انتقال پر ملال پر مقصد حسینی ٹرسٹ اور محبان ام الائمہ تعلیمی و فلاحی ٹرسٹ کے زیر اہتمام مشترکہ تعزیتی جلسہ ومجلس عزا کا اہتمام کشمیری محلہ واقع روضہ سرکار حسینی المعروف پیارے جانی کے امامباڑہ میں بعد نماز ظہرین منعقدہ ہوا۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروگرام کی صدارت بہار کے ممتاز عالم دین مولانا سید مرار رضا نے کی جبکہ نظامت کے فرائض عالم گلگر جامع مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی نے انجام دئے۔ پروگرام میں جامعہ ناظمیہ کے پروفیسر مولانا سید محمد حسنین باقری جوراسی، مولانا ڈاکٹر حیدر مہدی، مولانا رضا جرولی، مولانا شاہد حسینی، مولانا نور نظر عباس رضوی، امن شاذ رضوی، کمیل حیدر، قاری جون، شیخ کمیل، احسن مرزا اور اے کاپور اہلبیا موجود تھا۔

مولانا سید محمد حسنین باقری جوراسی نے کہا کہ آیت اللہ خراسانی نے دہائیوں تک حوزہ علمیہ قم میں فقہ اور اصول کے اعلیٰ ترین درجات (درس خارج) کی تدریس کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ کو شاگردوں کی تحفظ اور ایام فاطمیہ کے فروغ وعزاداری کے انعقاد کے حوالے سے خصوصی شہرت حاصل تھی۔ مولانا سید مرار رضا نے اپنے صدارتی خطاب میں آیت اللہ وحید خراسانی کی زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرحوم آیت اللہ خراسانی 21 مارچ 1921 کو ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے اور آپ نے تقریباً 105 برس کی طویل عمر پائی۔ آیت اللہ خراسانی نے ابتدائی دینی تعلیم شہر مقدس مشہد میں حاصل کی۔ ادبیات عرب کے بعد سطوح اولیہ اور عالیہ کی تعلیم معروف عالم دین محمد نہاوندی، صاحب تفسیر سے حاصل کی۔

مولانا سید رضا حسین رضوی نے کہا کہ اجتہاد کا مرتبہ حاصل کرنے کے باوجود آپ نے اپنی علمی تکمیل اور فقہی میدانی کو مزید منظم کرنے کے لیے حوزہ علمیہ نجف اشرف کا رخ کیا۔ اس مقصد کے تحت 7 سال کی عمر میں نجف اشرف ہجرت کی اور وہاں کے نامور اساتذہ ومراجع کے دروس میں طویل عرصے تک شرکت کی۔ آپ کو آیت اللہ خوئی کی فقہی کونسل کی رکنیت کا اعزاز بھی حاصل تھا، علم اصول میں آپ کی غیر معمولی مہارت، دقیق نظر اور استدلال کی قوت کے باعث حوزہ علمیہ میں آپ کو ’وحید در اصول‘ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

مولانا رضا جرولی نے اپنا خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کہا کہ شریعت اور مذہب کی خدمت میں مسلسل اور طویل جدوجہد کے باعث آیت اللہ وحید خراسانی کا نام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرحوم آیت اللہ خراسانی 21 مارچ 1921 کو ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے اور آپ نے تقریباً 105 برس کی طویل عمر پائی۔ آیت اللہ خراسانی نے ابتدائی دینی تعلیم شہر مقدس مشہد میں حاصل کی۔ ادبیات عرب کے بعد سطوح اولیہ اور عالیہ کی تعلیم معروف عالم دین محمد نہاوندی، صاحب تفسیر سے حاصل کی۔

مولانا سید رضا حسین رضوی نے کہا کہ اجتہاد کا مرتبہ حاصل کرنے کے باوجود آپ نے اپنی علمی تکمیل اور فقہی میدانی کو مزید منظم کرنے کے لیے حوزہ علمیہ نجف اشرف کا رخ کیا۔ اس مقصد کے تحت 7 سال کی عمر میں نجف اشرف ہجرت کی اور وہاں کے نامور اساتذہ ومراجع کے دروس میں طویل عرصے تک شرکت کی۔ آپ کو آیت اللہ خوئی کی فقہی کونسل کی رکنیت کا اعزاز بھی حاصل تھا، علم اصول میں آپ کی غیر معمولی مہارت، دقیق نظر اور استدلال کی قوت کے باعث حوزہ علمیہ میں آپ کو ’وحید در اصول‘ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

مولانا رضا جرولی نے اپنا خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کہا کہ شریعت اور مذہب کی خدمت میں مسلسل اور طویل جدوجہد کے باعث آیت اللہ وحید خراسانی کا نام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مولانا شاہد حسین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آیت اللہ خوئی کے علمی افکار اور اجتہادی منہج کے اثرات آپ کی فقہی روش میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ بلکہ فقہی میدانی اور طریقہ استدلال کے اعتبار سے آپ کے شیخ کو مکتب فقہی آیت اللہ خوئی کا تسلسل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ مولانا نظر عباس نے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ کا درس حوزہ علمیہ قم کے نہایت ممتاز اور پروقار دروس میں شمار ہوتا تھا۔ ملک اور بیرون ملک سے بڑی تعداد میں طلبہ اور اہل علم آپ کے علمی مباحث سے استفادہ کرنے کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ آخر میں بھی شرکے نے اس عظیم سانحہ پر امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، حوزہ ہائے علمیہ، تمام اہل ایمان اور بالخصوص مرحوم کے خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے ان کے درجات کی بلندی، مغفرت کے لیے دعا کی۔

انسانیت کو ستاروں تک لے جانے کے ساتھ زمین کو بھی ایٹمی تباہی سے بچائیں ڈاکٹر عمار رضوی کی ایلون مسک سے اپیل



لکھنؤ۔ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ، اتر پردیش اور جوہری تخفیف اسلحہ، عالمی امن اور ماحولیات کی تنظیم کے صدر نے مسٹر ایلون مسک کو خلائی تحقیق میں ان کی غیر معمولی کامیابیوں، خاص طور پر دوبارہ قابل استعمال خلائی جہاز اور راکٹ ٹیکنالوجی میں ان کی نمایاں شراکت پر گرمجوشی سے مبارکباد دی ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے ان کامیابیوں کو انسانی ذہانت، سائنسی اختراع، ہمت اور عزم کا تاریخی مظاہرہ قرار دیا۔ انہوں نے مسٹر مسک کے وژن اور پرجوش سائنسی نظریات کو قابل ذکر تکنیکی کامیابیوں میں تبدیل کرنے کی ان کی صلاحیت کو سراہا، جس سے زمین سے باہر انسانیت کے لیے نئی سرحدیں کھل رہی ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر سٹارشپ سسٹم سے ایجیل کی کہ وہ اپنے بین الاقوامی اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے ادارے، سائنسی تحقیق، بغرت کا خاتمہ، ماحولیاتی تحفظ اور پسماندہ آبادیوں کی فلاح و بہبود شامل ہیں۔ مسلسل بین الاقوامی تنازعات، خاص طور پر مشرق وسطیٰ میں، جن کے نتائج خطے سے باہر تک پھیلے ہوئے ہیں اور غریب اور ترقی پذیر ممالک پر غیر متناسب اقتصادی بوجھ ڈالتے ہیں، کو روکنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے امید ظاہر کی کہ انسانیت کے لیے مسٹر مسک کی سب سے بڑی شراکت بالآخر صرف بنی نوع انسان کو ستاروں کی طرف لے جا رہی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک پرامن اور محفوظ سیارے کو محفوظ بنانے میں بھی مدد دے گی۔ انہوں نے کہا کہ آیئے ہم بھی ایسی دنیا بنائیں جہاں ہر انسان کو امن کی جدید کاری پر خرچ کیے جانے والے پناہ وسائل کو تعمیری اور انسانی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، جن میں ہسپتال، تعلیمی

آیت اللہ وحید خراسانی کے انتقال پر مرکز اہلبیت” علی اسلامک مشن “ٹورنٹو میں تعزیتی جلسہ



کینیڈا۔حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی کے سانحہ ارتحال پر ادارہ میں تعزیتی جلسہ زیر صدارت بانی ادارہ مولانا سید احمد رضا السینی منعقد کیا گیا جسمیں ارکان ادارہ وموتمین شہر نے شرکت کی اور تعزیتی کلمات پیش کئے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔نہایت رنج وغم اور افسوس کے ساتھ مرجع عالی قدر عالم تشیع، فقیہ کتب اہل بیت علیہم السلام، عالم ربانی اور حوزہ ہائے علمیہ کے استاد جلیل القدر، حضرت آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پر ملال کی خبر موصول ہوئی۔ وہ فقیہ عظیم الشان، جنہوں نے کئی دہائیوں پر محیط اپنی زندگی کو علم و معرفت، تحقیق و تدریس اور علوم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترویج میں صرف کیا، اور دفاع کتب اہل بیت علیہم السلام، یقینا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی سرپرستی، کثیر تعداد میں باصلاحیت علماء کی تربیت اور دینی شعائر، بالخصوص حضرت صدیقہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کی عزاداری کے احیاء میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اور بالآخر حضرت صدیقہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے ایام شہادت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ ہم اس عظیم سانحے پر حضرت بقیۃ اللہ الاعظم امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ علیہ، علمائے کرام، مراجع عظام تقلید، دیگر تمام مومنین اور عقیدت مندوں کی خدمت میں دلی تعزیت وتسلیت پیش کرتے ہیں۔

آر ڈی ایس او کے تکنیکی بنیادی ڈھانچے اور تجربہ گاہوں کا معائنہ

ریلوے بورڈ کے رکن آر راج گوپال نے مختلف شعبوں کا لیا جائزہ



لکھنؤ، 18 نومبر: ریلوے بورڈ کے رکن (ٹریکشن اور رولنگ اسٹاک) آر راج گوپال نے 18 نومبر 2026 کو ریسرچ ڈیزائنز اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن (آر ڈی ایس او) لکھنؤ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر آر ڈی ایس او کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل فاضی معراج احمد نے ان کا استقبال کیا۔ دورے کے دوران آر ڈی ایس او کی تنظیمی ساخت، تکنیکی سرگرمیوں اور مہارت کے مختلف شعبوں پر تفصیلی پریزنٹیشن دی گئی، جس میں ریلوے تحقیق، جانچ اور تکنیکی ترقی کے شعبے میں آر ڈی ایس او کے کردار کو اجاگر کیا گیا۔ آر راج گوپال نے آر ڈی ایس او کے تکنیکی بنیادی ڈھانچے اور جانچ کی سہولتوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایئر بریک لیب، الیکٹرک لوکو لیب، فیلیئر لیب، مکینل لیب، ٹریک مشین لیب، ایم ایڈی لیب اور کمپوزٹ سینٹر کا معائنہ کیا۔ معائنہ تجربہ گاہوں میں جاری تکنیکی سرگرمیوں اور جانچ کی سہولتوں کا مظاہرہ کیا گیا۔

اس دوران آئی ایم ڈبلیو (IMW) سہولت کا مظاہرہ بھی کیا گیا۔ اس کے علاوہ آر راج گوپال نے رولنگ اسٹاک، ریسرچ اینڈ ڈیزائن، الیکٹرک لوکو اور بادیسائی ایڈاپی ایم ایو ڈائریکٹوریٹس کے کاموں کا تفصیلی تکنیکی جائزہ لیا۔ جائزے کے دوران متعلقہ ڈائریکٹوریٹس کی تکنیکی سرگرمیوں اور مختلف امور پر متعلقہ سینئر افسران کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ دورہ آر ڈی ایس او کی تکنیکی سرگرمیوں کے جائزے اور مختلف تکنیکی پہلوؤں پر تفصیلی تبادلہ خیال کا موقع ثابت ہوا۔

کراٹے چیمپئن شپ میں سی ایم ایس کی طالبہ نے سلور میڈل جیتا



لکھنؤ، 18 نومبر۔سٹی مونٹیسوری اسکول، آنند نگر کمپس کی ہونہار طالبہ رانیہ واجپئی نے نیشنل نادو میں منعقدہ دی آئی ایس ای بٹیشل کراٹے ٹورنامنٹ میں سلور میڈل حاصل کر کے اسکول کا وقار بڑھایا ہے۔ رانیہ نے یہ کامیابی 39 سے 42 کلوگرام وزن کے زمرے میں حاصل کی جو چیمپئن شپ کا انعقاد کونسل فار دی انڈین اسکول سرٹیفکیٹ ایگزامینیشن (سی آئی ایس ای) کے زیر اہتمام کیا گیا۔ یہ اطلاع اس ایم ایس کے پرنسپل کریشن شرما نے دی۔ رشی سحدنہ نے بتایا کہ اس چیمپئن شپ میں ملک بھر کے مختلف معروف اسکولوں کے مختلف طلبہ کھلاڑیوں نے حصہ لے کر اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ سخت مقابلے کے باوجود ایم ایس کی اس ہونہار طالبہ نے اپنی مکمل کی صلاحیت، چستی، پھرتی، مہارت اور حوصلے کے بل پر سلور میڈل حاصل کر کے فخر اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا وقار بڑھانے کے آثار ظاہر کیے ہیں۔ ایم ایس کی باقی وڈائریکٹر ڈاکٹر بھارتی گھئی نے اسکول کی اس ہونہار کم عمر کھلاڑی کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ رشی سحدنہ نے بتایا کہ ہی ایم ایس کے طلبہ نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ کھیلوں اور سماج کے دیگر کئی شعبوں میں بھی اسکول کا نام قومی اور بین الاقوامی سطح پر روشن کر رہے ہیں، کیونکہ ہی ایم ایس اپنے طلبہ کی ذہنی نشوونما کے ساتھ انہیں کھیلوں اور دیگر سرگرمیوں میں بھی حصہ لینے کے لیے بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔

گرام پنچایت منتظمین کی

ریاستی کوآپریٹو بینک کے قیام کے لیے لکھنؤ کے رحمان کھیڑا میں واقع ریاستی زرعی تربیتی ادارے کے 4،5 بیکٹر زمین مجکا کوآپریٹو کے تحت انسٹی ٹیوٹ آف کوآپریٹو بینکنگ ریپورٹ اینڈ ریسرچ (انسٹی ٹیوٹ کو مفت فراہم کی جائے گی۔ اس کالج میں کوآپریٹو شعبے سے متعلق سرگرمیوں کو فروغ دینے کے ساتھ تحقیق اور مطالعے کا بھی انتظام ہوگا۔ کوآپریٹو شعبے کے لیے تربیت یافتہ افرادی قوت تیار کرنے کے مقصد سے جدید نصاب شروع کیے جائیں گے۔ ان میں ساہتر جرائم جیسے موضوعات بھی شامل ہوں گے۔ کالج کے احاطے میں طلبہ کے لیے ہاسٹل اور ایک ہزار افراد کی گنجائش والا آڈیٹوریم بھی تعمیر کیا جائے گا۔ کابینہ نے ہوائی اڈوں سے متعلق سہولتوں کی ترقی کے لیے مفاہمت نامے کو بھی منظوری دی ہے۔ اس کے تحت منصوبے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومت کی جانب سے مالی تعاون فراہم کیا جائے گا۔ اتر پردیش میں بڑے غیر ملکی اور ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے حکومت نے ایف ڈی آئی، غیر ملکی سرمایہ کاری اور فارچون گلوبل 500 و فارچون انڈیا 500 سرمایہ کاری ترغیبی پالیسی 2023 میں دو سری ترمیم کو منظوری دے دی ہے۔ اس کے تحت سرمایہ کاروں کو الاٹ کی گئی صنعتی زمین کو منصوبے کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے ضمانت کے طور پر استعمال کرنے کی سہولت ملے گی، یعنی وہ اس زمین کو رہن رکھ کر قرض حاصل کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ دو کروڑ روپے یا اس سے زیادہ کی سرمایہ کاری والے اسٹرٹیجک اثاثہ میگا منصوبوں کو ضرورت کے مطابق خصوصی ترغیبی پیکیج بھی دیا جائے گا۔ پالیسی میں شعبوں کے علاوہ مذہبی، ثقافتی اور سیاحتی اہمیت کے اہم مقامات تک فضائی خدمات کی توسیع میں مدد ملے گی۔

’ہندوستان معاشی تباہی کی طرف گامزن

انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے گزشتہ کئی دہائیوں میں تیار کیے گئے اقتصادی ڈھانچے کو کمزور کیا ہے اور دولت کے ساتھ ساتھ طاقت کا ارتکاز بھی بڑھ رہا ہے۔ ان کے مطابق قبائلی، دلت، کسان اور اقلیتیں اقتصادی اور سیاسی نظام میں حاشیے پر دھکیلی جا رہی ہیں۔ روزگار کی کمی اور معیاری تعلیم تک غیر مساوی رسائی کے باعث نوجوانوں میں بے اطمینانی بڑھ رہی ہے۔ طلبہ کے احتجاجی مظاہروں اور نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے اطمینانی سے متعلق سوال پر مسٹر گاندھی نے کہا کہ کئی مظاہرین متوسط طبقے کے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں، جنہیں کبھی وزیر اعظم نریندر مودی سے کافی امیدیں وابستہ تھیں۔ اب نوجوان سوال کر رہے ہیں کہ کیا تعلیمی قابلیت اور ڈگریاں انہیں روزگار اور اقتصادی تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہیں۔ انہوں نے اقتصادی اور سیاسی طاقت کے ارتکاز کو مجموعی اداروں کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ دہرایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس نے انتخابی بے ضابطگیوں کے تحت جمع کیے ہیں اور نظام کے اندر سے بھی لوگ معلومات فراہم کر کے سامنے آ رہے ہیں۔ امریکہ کی سخت امیگریشن پالیسیوں کے ہندوستانی طلبہ اور نوجوانوں پر اثرات سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا کہ یہ بیرون ملک جانے والے ہندوستانیوں کی تعداد میں روزگار کے بڑے چیلنج کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔

گنگا جمنی تہذیب کے پیغام کے ساتھ جشن-5th سیزن کا اختتام

دوسرے دن صحافت، فلم، سیاست اور ادب پر سجی محفل؛ مشاعرے اور الطاف راجہ کی غزلوں نے باندھا سماں



لکھنؤ، 18 نومبر: فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی (حکومت اتر پردیش) کے زیر اہتمام گومتی نگر کے وبھوتی کھنڈ میں واقع اردو اکیڈمی آڈیٹوریم میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی ہندی-اردو کانفرنس جشن-5th سیزن (2026)× کا آج شاندار اختتام ہو گیا۔ پروگرام کے دوسرے دن صحافت، سنیما، سیاست، ادب اور قانون سے جڑے مختلف موضوعات پر ملک اور ریاست کی نامور شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب کے دوران ادب اور سماج میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو اعزاز سے نوازا گیا اور کتابوں کی رسم اجرا بھی عمل میں آئی۔ پروگرام کے آخر میں کمیٹی کے سکریٹری شاذ تابش اور کنوینر مستوش مشرا نے تمام مہمانوں، مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

سیاست: واحد خان کی نظامت میں منعقدہ اس سیاسی سکیلے میں پرویب عگھہ ×، دیپک رجنی، سریندر راجپوت اور ریاض محمود رضوی نے عصری سیاست اور سماجی مسائل پر اپنے خیالات پیش کیے ×۔ ادب: پر بھاتی پانڈے کی نظامت میں اس سیشن کا آغاز ہوا۔ سینئر صحافی اے طاہر نبی، ہشام صدیقی، زبیر احمد اور نول کانت سنہا نے بدلتے دور میں صحافت کے کردار اور چیلنجز پر باتچیت کی۔

فلم: اھیکا گپتا کی نظامت میں ہونے والے اس سیشن میں سینئر اداکار نول رستوگی، اداریت مشرا، اس آصف جاہ، ہنشکا شرما، مزدا ظہیر اور پیشش طاہر نے فلم انڈسٹری، جنرل ازم اور پیشش چیلنجز پر تفصیلی گفتگو کی۔ خصوصی سیمینار (دیپی بچاؤ - ایک سماجی پہل) ×: واحد خان کی نظامت میں منعقدہ اس سیشن میں ڈاکٹر ترنم، شگفتہ اور احمد ارشد نے سماج میں بیٹیوں کی تعلیم اور انہیں بااختیار بنانے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مباشوں کے بعد شام 00:6 بجے رسم اجرا اور اعزازی تقریب منعقد کی گئی۔ اس کے بعد شام 00:7 بجے مشہور مین اور نوشاد کی نظامت میں شاندار مشاعرے کا آغاز ہوا۔ اس میں محمد علی ساحل، ڈاکٹر شویا باشت بھارتی×، سید معین شاداب، نور صدیقی، نسیم منصور، شاہد عکیل اور اھیشیک تیواری نے اپنے کلام سے سامعین سے خوب داد وصول کی۔ ×اکٹھیو کا اختتام رات 15:8 بجے سے مشہور شرل کا یگ الطاف راحت اور ان کی ٹیم کی دلکش پیشکش کے ساتھ ہوا، جس میں دیر رات تک سامعین صوفیانہ کلام اور غزل کی موسیقی میں ڈوبے رہے۔ کیا آپ اس تجربہ کو اردو اخبارات کے اسلوب کے مطابق مزید مختصر یا کسی خاص سرخی کے ساتھ ترتیب دینا چاہیں گے؟ میں اس میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔

ایرا فیسٹا کے ساتویں دن ادبی، تخلیقی اور ثقافتی مقابلے منعقد



ایرا فیسٹا 2026: ساتویں دن ادبی، تخلیقی اور کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد 17 نومبر کو فیسٹا کے ساتویں دن ادبی، تخلیقی اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا اختراج دیکھنے کو ملا۔ مختصر کہانی نویسی کے مقابلے میں پنکتا ٹھرز (فارمیسی) نے پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ وایرز (سائنس) دوسرے مقام پر رہے۔ کنفرس ہال میں منعقدہ ایڈمیڈ شو میں فیکلٹی آف نرسنگ نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا، جہاں نرو جنرز (نرسنگ) نے تینوں پوزیشنیں حاصل کیں۔ ریل میکنگ مقابلے میں گروپ کیٹلیسٹ کی تحت ایرا رشنز نے کامیابی حاصل کی، جبکہ گروپ مقابلے کے طور پر منعقدہ ×ملاوڈ بکریشن میں پنکتا ٹھرز (فارمیسی) کی ٹیم فاتح رہی۔ اس کے بعد دن کی سرگرمیوں میں موسیقی اور رقص کے مقابلے شامل ہوئے۔ سولو گائیکی کے مقابلے میں پنکتا ٹھرز نے پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ گروپ گائیکی میں وایرز (سائنس) نے کامیابی حاصل کی۔ رقص کے مقابلے میں بھی وایرز (سائنس) نے سولو اور گروپ، دونوں زمروں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

اودھ نامہ

اسرائیل میں عدم استحکام کے خاتمہ کا امکان

کسی بھی ملک کیجمہوری سیاست میں اقتدار کا آنا جانا کوئی حیرت کی بات نہیں مگر نیتن یاہو کے لیے سب سے سنگین مسئلہ اس کیخلاف جاری بدعنوانی کے مقدمات ہیں جن میں مبینکے تحائف وصول کرنے میڈیا کو رشوت پر اثر انداز ہونے اور ایک ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی کو سبیدہ سرکاری فوائد پہنچانے کے الزامات کے علاوہ رشوت فراڈ اور عوامی اعتماد کی خلاف ورزی کے سنگین الزامات بھی ہیں۔ اگر عدالت میں یہ الزامات ثابت ہو جائیں تو قید و بند سمیت مختلف ایسی سزائیں بھی سنائی جا سکتی ہیں جن سے اس کی مٹی پلید ہو اور یہ منظر دیکھ کر ملک مظلوموں کے کلیجے ٹھنڈے ہو جائیں۔ نتین یاہو ہوا کے اس رخ کو سمجھ رہے ہیں بلکہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر وہ حکومت نہ بنا سکے تو جیل کی سلاخیں جشن وصال ضرور منا سکیں گی۔

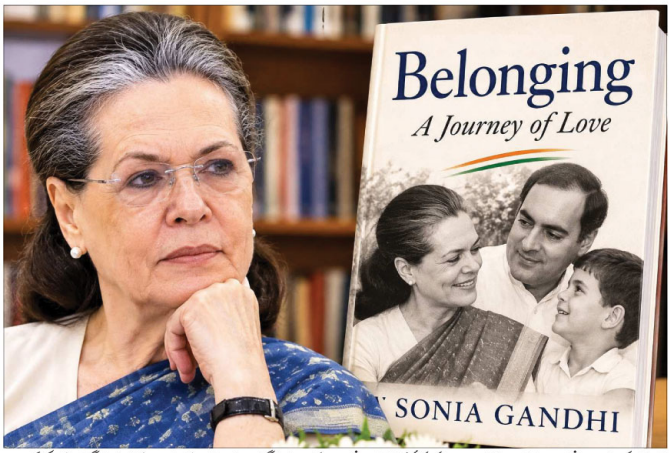
اسرائیل میں 120 سیٹوں والی پارلیمنٹ کے انتخابی نتائج میں نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی نے سب سے زیادہ 27 نشستوں پر کامیابی حاصل کی جبکہ ان کے حریف آئزن کوٹ کی پارٹی صرف 21 نشستیں ملی۔ اسی طرح نیتن یاہو کے اتحاد کے ساتھ جہاں 53 ارکان پارلیمان ہیں وہیں آئزن کوٹ کے اتحاد صرف 48 ممبرس پر اکتفا کرنا پڑا۔ بنیامین نیتن یاہو پانچ مکنہ جیل یاترا سے خود کو بچانے کے لئے زمام حکومت مکمل نہیں تو جزوی طور پر ہی سہی اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہ رہے تھے اور ایسے فارمولے پر عمل کرنا چاہتے تھے جس کے تحت نصف مدت وہ خود اور بقیہ آئزنکوٹ سربراہ حکومت بن سکیں۔ اس طرح سے وہ عرب جماعتوں کو بھی اقتدار سے باہر رکھ سکتے تھے لیکن فی الحال کوئی ان کے ساتھ کھڑا ہونا ہی نہیں چاہتا۔ اس طرح اسرائیل میں سب سے طویل عرصہ حکومت کرنے والے نیتن یاہو تباہی کا شکار ہو گئے۔

اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ کو شدید سیاسی تقسیم کا شکار ماحول میں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ حکومت بنانے کا پہلا موقع وزیر اعظم نتن یاہو کو دیا جائے یا ان کے حریف گاڈی آئزن کوٹ کو اور بالآخر انہوں نے نیتن یاہو کو مسترد کر دیا۔ حالانکہ نیتن یاہو اور ان کے اتحاد کے پاس زیادہ سیٹیں ہونے کے باعث پر امید تھے کہ وہ حکومت انھیں دی جائے گی لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اسرائیلی صدر نے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہ حالیہ انتخابات میں کوئی واضح فاتح سامنے نہیں آیا عرب جماعتوں کے خلاف نسل پرستانہ بیان بازی کی مذمت کر کے یہ عندیہ پہلے ہی دے دیا تھا کہ وہ نیتن یاہو کے دباو میں نہیں آئیں گے۔ عرب پارٹیوں کے خلاف نیتن یاہو کے غیر ذمہ دارانہ بیان کی مذمت کرتے ہوئے صدر ہرزوگ نے ان کا نام لیے بغیر کہا تھا کہ وہ اسرائیل کی کل آبادی کا تقریباً 20 فیصد عرب اقلیت کا بہت احترام کرتے ہیں۔ اور اس بیان سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ نتین یاہو کو قانونی اتھارٹی نہیں دے گے اور یہی ہوا۔ اس سلسلہ میں نیتن یاہو سے دو قدم آگے اور انتہائی قوم پرست قومی سلامتی کے وزیر اتمار بین گویر نے تو یہاں تک کہا تھا کہ ان کی پارٹی حالیہ انتخاب کے نتائج کو تسلیم نہیں کرتی اور انہوں نے عرب۔ اسرائیلی پارٹی کے رہنماؤں کی گرفتاری کا مطالبہ تک کر دیا تھا۔ مگر اس بے بنیاد بیان کو پاگل پن ہی کہا جا سکتا ہے۔ اسرائیل کے صدر اس کے برعکس صدر نے واضح بیان میں کہا تھا کہ ''میں حال ہی میں سامنے آنے والے غیر مہذب اور نسل پرستانہ تبصروں کی مذمت کرتا ہوں۔ اسرائیل میں کسی بھی برادری کے خلاف ایسی باتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔'' آئزن کوٹ نے وزیر اعظم کی لیکوڈ پارٹی پر الزام لگایا ہے کہ وہ ''جمہوریت کے خلاف ایک منظم اشتعال انگیز حملے کی کوشش کر رہی ہے۔

اصل میں نیتن یاہو کا پوری جارحانہ بلکہ خالمانہ اور جابرانہ پالیسیوں کی بنا پر یقین تھا کہ عام اسرائیلی شہری ان کی حمایت کریں گے اور پہلے سے زیادہ تعداد میں ووٹ دے کر انھیں ایک بار پھر اسرائیل کی وزارت عظمی کی کرسی سونپ دیں گے۔ پھر بھی یاہو کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی تفیش کی گئی اور تفتیش کرنے کے بعد اسرائیل سینرل الیکشن کمیٹی نے بتایا کہ شکایات موصول ہونے کے بعد 9,069 پولنگ سٹیشنز کا آڈٹ کیا گیا لیکن ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے انتخابی نتائج کی شفافیت پر سوال اٹھایا جا سکے۔ کمیٹی کے سربراہ جسٹس نوم سولبرگ نے کہا، ''کوئی الزامات کی تحقیقات جاری رکھیں گے لیکن اس سے نتائج میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آئے گی۔ انتخابی نتائج کے بعد گیانش کمار کی مانند نیتن یاہو کے اشارے پر ناچنے والے سولبرگ نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور مستقبل میں بدلیلی حکومت کی خیر خواہی اور خوشنودی حاصل کرنے کی امید میں فرمایا کہ قانونی طور پر طے پانے والے انتخابی نتائج کا احترام سب پر لازم ہے۔

ستائیس اکتوبر کو منعقد ہونے والے انتخابات کے بعد 120 نشستوں والی پارلیمنٹ میں کسی بھی بلاک کو اکثریت نہیں ملی۔ اس صورت حال میں صدر اسرائیل بول چکے تھے کہ فریقین کو تسلیم کرنا ہوگا ہر وعدے اور عہد کو پورا نہیں کیا جا سکتا''اس لیے سیاسی جماعتیں نئے انتخابات کی نوبت لانے سے گریز کریں۔ ایک ایسی صورت حال میں جہاں انتخابات کے بعد کوئی واضح فاتح نہیں ہے آئزک ہرزوگ نے تخلیقی سوچ، جرأت اور ٹیک نیتی کی اپیل کی تھی تاکہ بالآخر ریاست اسرائیل فاتح کے طور پر ابھرے۔ صدر مملکت کے اس موقف نے نیتن یاہو کو قومی حکومت کے قیام پر راضی کر دیا مگر صدر نے ان کا یہ مطالبہ بھی مسترد کرتے ہوئے حزب اختلاف کے رہنما سابق آرمی چیف گاڈی آئزنکوٹ کو بنی حکومت بنانے کی باضابطہ دعوت دے دی اور اپنے فیصلے سے نہ صرف پیشار پارٹی کے سربراہ گاڈی آئزن کوٹ کو بلکہ سیکدوش ہونے والے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کو بھی مطلع کر دیا۔ سرائیلی سیاسی نظام کی پیچان اس کا عدم استحکام ہے۔ تو نما مزشدہ وزیر اعظم اگر آئندہ چند دنوں میں دیگر سیاسی فریقین کو ساتھ ملا کر ایک مضبوط کابینہ اور اتحادی حکومت بنانے میں کامیاب ہو جاتیں تو وہ اسرائیل سمیت پورے میں امن استحکام کا ضامن ہو سکتا ہے اور اس کے سبب وہاں جاری سیاسی عدم استحکام کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

سونیا گاندھی کی خودنوشت بیلونگنگ: اے جرنی آف لو



ڈاکٹر مظفر حسین غزالی



سونیا گاندھی کی خود نوشت محض ایک سیاسی رہنما کی یادداشتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ محبت، ہجرت، تہذیبی شناخت، خاندانی رشتوں، ذاتی المیوں اور سیاسی زندگی کی داستان ہے۔ اس میں ایک ایسی عورت کی زندگی کے مختلف مراحل سامنے آتے ہیں جس کی پیدائش اٹلی میں ہوئی، جس نے انگلستان میں تعلیم کے دوران راجیو گاندھی سے محبت کی، ہندوستان آ کر نہرو گاندھی خاندان کا حصہ بنی اور بالآخر ملک کی ایک طاقتور سیاسی شخصیت کے طور پر ابھری۔ کتاب کا عنوان بیلونگنگ: اے جرنی آف لو 'اس کے بنیادی تصور کی ترجمانی کرتا ہے۔ لفظ بیلونگنگ میں تعلق کے ساتھ اپنائیت، قبولیت اور شناخت کا احساس بھی شامل ہے۔ سونیا گاندھی کے لیے ہندوستان محض شادی کے بعد رہائش اختیار کرنے والا ملک نہیں رہا بلکہ رفتہ رفتہ ان کی زندگی، یادوں اور ذمہ داریوں کا مرکز بن گیا۔

کتاب کے ابتدائی حصوں میں وہ اٹلی میں گزرے اپنے بچپن، والدین، خاندانی ماحول اور ابتدائی تعلیم و تربیت کا ذکر کرتی ہیں۔ ان کے والد اسٹیفانو فاما ئینو کی سخت گیر اور پابند اصول شخصیت کا بیان خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اس کے بعد کیمبرج میں راجیو گاندھی سے ملاقات، محبت اور 1968 میں شادی کے بعد ہندوستان آمد کا ذکر ہے۔ ایک یورپی لڑکی کے لیے ہندوستانی تہذیب، زبان اور معاشرتی روایات سے ہم آہنگی ہونا آسان نہیں تھا لیکن وقت کے ساتھ انہوں نے اس ماحول کو اپنا لیا۔ سونیا کی اس داستان کا ایک اہم پہلو اندرا گاندھی کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے انہیں صرف وزیر اعظم کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ماں اور ساس کے طور پر بھی قریب سے دیکھا۔ ان کی گھریلو زندگی، خاندانی تعلقات اور مزاج کے بعض ایسے پہلو سامنے آتے ہیں جو سیاسی تاریخ کی کتابوں میں عموماً جگہ نہیں پاتے۔ کتاب کے سب سے زیادہ جذباتی حصوں میں سونیا گاندھی کی نجی زندگی کے صدمات کا بیان ہے۔ پہلے نوزائیدہ بچے کی وفات، اندرا گاندھی کا قتل اور 1991 میں راجیو گاندھی کی شہادت نے ان کی زندگی کا رخ بدل دیا۔ سونیا گاندھی نے لکھا ہے کہ وہ یہیں سہاگن بنی، یہیں ماں اور یہیں بیوہ ہوئیں۔

راجیو گاندھی کی شہادت کے بعد سونیا چاہتیں تو اپنے بچوں کے ساتھ اٹلی واپس جا کر ایک محفوظ اور نسبتاً پرسکون زندگی گزار سکتی تھیں لیکن انہوں نے ہندوستان میں رہنے اور حالات کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ 1998 میں کانگریس کی صدارت سنبھالنا ان کی سیاسی زندگی کا اہم موڑ ثابت ہوا۔ ایک غیر ملکی نژاد خاتون کی حیثیت سے انہیں سیاسی مخالفت اور تنقید کا سامنا کرنا پڑا، لیکن وہ ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کی قیادت تک پہنچیں۔ 2004 کے عام انتخابات میں کانگریس کی کامیابی اور اتحاد کی کامیابی کے بعد وزیر اعظم بننے کی صورتحال پیدا ہوئی۔ سونیا کے مطابق راہل اور پریئنکا ان فیصلے کے حق میں نہیں تھے، کیونکہ انہیں اپنی دادی اور والد کے قتل کے بعد والدہ کی سلامتی کا خوف لاحق تھا۔ اتحادی جماعتوں کے اصرار پر انہوں نے ابتدا میں رضامندی ظاہر کی لیکن بعد میں وزیر اعظم کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ڈاکٹر منموہن سنگھ کو اس منصب کے لیے نامزد کیا۔ وزیر اعظم نہ بننے کے باوجود سونیا گاندھی کانگریس اور یو پی اے کی سیاست میں مؤثر کردار ادا کرتی رہیں۔

کتاب کا ایک دلچسپ انکشاف سینئر کانگریسی رہنما پرنب کھرجی کے وزیر اعظم بننے کی خواہش سے متعلق ہے۔ سونیا گاندھی لکھتی ہیں کہ 2010 میں ایک کنگھٹ کے دوران قیادت میں تبدیلی کو پرنب کھرجی نے وزیر اعظم بننے کی دیرینہ خواہش کے اظہار کے طور پر سمجھا۔ یہ انکشاف سیاسی حلقوں میں بحث کا موضوع بنا۔ تاہم پرنب کھرجی کی صاحبزادی شرمشٹھا کھرجی نے اپنے والد کے سیاسی عزائم کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ کسی تجربہ کار سیاست دان کا وزیر اعظم بننے کی خواہش رکھنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ حالانکہ بعد میں کانگریس نے انہیں 2012 میں صدارتی امیدوار نامزد کیا اور وہ صدر جمہوریہ منتخب ہوئے۔ کتاب کا ایک اہم اور حساس پہلو بابری مسجد کے انہدام سے متعلق ہے۔ سونیا گاندھی لکھتی ہیں کہ 6 دسمبر 1992 کو ٹیلی ویژن پر بابری مسجد کے انہدام کے مناظر دیکھ کر وہ رو پڑی تھیں۔ ان کے نزدیک یہ واقعہ ہندوستان کی سیکولر بنیادوں کے لیے ایک بڑا دھچکا تھا۔ ان کا یہ بیان ہندوستان کے کثرت میں وحدت کے تصور اور گاندھی و نہرو کی سیکولر روایت سے ان کی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔

تاہم اس موضوع پر ایک تاریخی سوال بھی اٹھتا ہے۔ بابری مسجد کا تالا کیم فروری 1986 کو کھولا گیا تھا، جب راجیو گاندھی وزیر اعظم تھے۔ اس فیصلے کے پس منظر میں کانگریس حکومت کے کردار، ہندو مسلم سیاست کے دباؤ اور انتظامی مصلحتوں کے بارے میں بحث ہوتی رہی ہے۔ بعض سیاسی تجزیہ نگاروں کے نزدیک شاہ بانو معاملے کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال میں ہندو رائے دہندگان کو مطمئن کرنے کی کوشش نے کانگریس کو رام جنم بھومی تحریک کے مطالبات کے قریب کر دیا تھا۔ راجیو گاندھی نے اپنی انتخابی مہم کا آغاز فیض آباد سے رام راجیہ کے تصور کے ساتھ کیا تھا۔ اس پس منظر میں کانگریس کی پالیسیوں پر تنقیدی ہوتی رہی ہے۔ لیکن سونیا گاندھی کا بابری مسجد کے انہدام پر دکھ کا اظہار کانگریس کے سیکولر کردار اور کثرت میں وحدت کے نظریہ کو واضح کرتا ہے۔

سونیا گاندھی نے 2002 کے گجرات فسادات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ٹیلی ویژن پر تشدد کے مناظر دیکھ کر پورا ملک سہم گیا تھا۔ اس وقت وہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف تھیں۔ انہوں نے احمد آباد کے ریلیف کیمپوں کا دورہ کیا اور فسادات میں زندہ بچ جانے والے متاثرین سے ملاقات کی۔ ان کے مطابق فرقہ وارانہ تشدد کے پیشتر متاثرین مسلمان تھے اور کانگریس رہنماؤں کی مدد کی اپیل کے باوجود ریاستی حکومت نے مؤثر کارروائی نہیں کی۔ سونیا گاندھی کے نزدیک ہندوستان ایسا ملک ہونا چاہیے جہاں ہر شہری مذہب کی تفریق کے بغیر عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزار سکے اور اسے اپنی وفاداری ثابت کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ یہ تصور ہندوستان کے آئین اور جمہوری اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ کسی بھی جمہوری معاشرے کی بنیاد شہریوں کی مساوات، مذہبی آزادی اور انسانی وقار پر قائم ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے کتاب کا یہ حصہ اس کے سیاسی اور اخلاقی بیانیے میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

کتاب میں ایمرجنسی، 1984 کے سکھ مخالف تشدد، بوفورس معاملے اور کانگریس کی تنظیمی کمزوری جیسے موضوعات پر مزید تفصیلی اور خود احتسابانہ گفتگو کی جانی چاہیے تھی۔ بی جے پی نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ایمرجنسی پر سوال اٹھایا ہے جبکہ دیکھا جائے تو ان کی حکومت ایمرجنسی کی طرح ہی چل رہی ہے۔ ساتھ کے بغیر مخالفین کو جیلوں میں بھرا جا رہا ہے۔ حزب اختلاف کے لیڈران پر ای ڈی، سی بی آئی، انکم ٹیکس کے ذریعہ بی جے پی کی حمایت کا دباؤ بنانا عام ہے۔ ساتھ آنے والوں کے مقدمات راتوں رات ختم ہو جاتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو پریشان کیا جانا بھی معلوم ہے۔ ان کا گھر چھین لیا، ان کی رکنیت ختم کر دی، انہیں بار بار قطار میں بلا کر پریشان کیا گیا۔ انہیں اور ان کی بہن پریئنکا کو زمین پر گھسیٹا گیا۔ راہل گاندھی کی ناک میں چوٹ لگی ان کے کپڑے پھٹ گئے۔ جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے کرناٹک کے کرکیوں کو پیٹا گیا، ان پر مقدمات درج کر دیے گئے۔ ان کے خلاف حصوں کو دبای

محبت، ہجرت اور شناخت کا استعارہ: سونیا گاندھی کی کتاب ”بیلانگنگ“ کا ایک مطالعہ



نازش احتشام اعظمی

انسانی زندگی کی سب سے بڑی اور پیچیدہ جستجو کسی جغرافیائی خطے کی تلاش نہیں بلکہ اس قلبی وروحانی مقام کی دریافت ہے جسے انسان پورے استحقاق اور سکون کے ساتھ اپنا گھر کہہ سکے۔ بعض اوقات تقدیر انسان کو اس جگہ بھوہی، مادری زبان اور صدیوں پرانی تہذیبی جڑوں سے کاٹ کر ایک ایسے اجنبی دیس میں لا کھڑا کرتی ہے جہاں ہوا، مٹی، رسم ورواج اور انسانی رویے سبھی کچھ نیا اور غیر مانوس ہوتا ہے۔ ایسے میں ایک فرد کے سامنے دو ہی راستے ہوتے ہیں: یا تو وہ ماضی کی یادوں کے حصار میں مقید ہو کر اجنبیت کا شکار رہے، یا پھر محبت، ایثار اور غیر معمولی قوت برداشت کے بل بوتے پر اس نئی سرزمین کی مٹی میں خود کو یوں پیوست کر لے کہ اس کی شناخت کا ہر رنگ اس نئے دیس کی تہذیب میں گھل مل جائے۔ سونیا گاندھی کی کتاب: Belonging: A Journey of Love (محبت کا ایک سفر) جس کا اردو مفہوم احساسِ وابستگی: محبت کا ایک سفر ہے، دراصل اسی تہذیبی انضمام، ذاتی ارتقا، شدید یادگیریوں اور غیر متزلزل عزم کی ایک انتہائی پُراثر اور انسانی داستان ہے۔ یہاں اس بنیادی تاریخی و ادبی حقیقت کی وضاحت بھی نہایت ضروری ہے کہ Belonging: A Journey of Love کوئی روایتی سیاسی خودنوشت یا شکست کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بصری اور تاثراتی کتاب/ Illustrated Memoir (Book Coffee-table) ہے، جسے سونیا گاندھی نے 2004ء میں ترتیب دیا تھا۔ اس کتاب میں نایاب خاندانی تصاویر، ذاتی خطوط، تاریخی دستاویزات اور نہایت شگفتہ وجذباتی نثری ٹکڑوں کے ذریعے اٹلی کے ایک چھوٹے سے قصبے سے لے کر ہندوستان کی عوامی زندگی کے مرکز تک کے اس ناقابلِ یقین سفر کو قلم بند کیا گیا ہے جس نے عالمی تاریخ اور ہندوستانی سیاست پر گہرے نقوش مرتب کیے۔ اس کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے قاری پر سب سے پہلے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ احساس وابستگی محض کسی پاسپورٹ، شہریت یا جائے پیدائش کی مرہونِ منت شے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک زندہ اور متحرک جذبہ ہے جو انسانی رشتوں، مشترکہ دکھ سکھ اور طویل رفاقتوں کی آنچ میں پک کر کندن بنتا ہے۔ سونیا گاندھی، جن کا پیدائشی نام ایدوِج انٹونیا البینا مائنو (Edvige Antonia Albina Maino) تھا، 9 دسمبر 1946ء کو اٹلی کے شمالی خطے وینچو کے ایک چھوٹے سے گاؤں لوسیانا (Lusiana) میں پیدا ہوئیں اور ان کی پرورش تورین (Turin) کے قریب قصبے اوربیسانو (Orbassano) میں ہوئی۔ دوسری جنگِ عظیم کی تباہ کاریوں کے فوراً بعد کے یورپی ماحول میں آنکھ کھولنے والی ایک متوسط طبقے کی کیتھولک لڑکی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی زندگی کی ڈور مشرق کے ایک عظیم اور قدیم ملک ہندوستان کے سب سے بااثر سیاسی خاندان سے جا جڑے گی۔ ان کی زندگی کا سب سے بڑا اور فیصلہ کن موڑ 1965ء میں اس وقت آیا جب وہ انگریزی زبان سیکھنے کے لیے برطانیہ کے شہر کیمبرج گئیں۔ کیمبرج کے ایک یونانی ریستوران وارسٹی (Varsity Restaurant) میں ان کی ملاقات ایک شریف لیے، باوقار اور خوش اخلاق ہندوستانی نوجوان راجیو گاندھی سے ہوئی جو اس وقت ٹرینٹی کالج میں انجینئرنگ کے طالب علم تھے۔ پہلی نظر کی اس شناسائی اور دوستی نے جلد ہی ایک گہری اور لازوال محبت کی صورت اختیار کر لی، ایک ایسی محبت جس نے جغرافیائی فاصلوں، لسانی رکاوٹوں اور تہذیبی دیواروں کو بے معنی کر کے رکھ دیا۔ 1968ء میں جب سونیا مائنو نے اپنے ماؤں طالوی ماحول، خاندان، زبان اور یورپی طرز زندگی کو الوداع کہہ کر ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو یہ محض ایک دلہن کی رخصتی نہیں تھی بلکہ دو مختلف تہذیبوں کے ملاپ کا ایک کٹھن امتحان بھی تھا۔ فروری 1968ء میں نئی دہلی میں نہایت سادگی سے ان کی اور راجیو گاندھی کی شادی انجام پائی۔ ایک ایسے ملک میں آ کر بسنا جہاں کی آب وہوا، خوراک، لباس، سماجی اقدار اور زبان اٹلی سے یکسر مختلف تھیں، کوئی بھی نوجوان خاتون کے لیے ایک زلزلہ خیز تجربہ ہو سکتا تھا۔ مزید برآں، وہ کسی عام ہندوستانی گھرانے میں نہیں آئی تھیں بلکہ ان کا طاقتور ترین وزیرِ اعظم اندرا گاندھی کی بہو بن کر ۱۰ صفدر جنگ روڈ کی اس تاریخی رہائش گاہ میں داخل ہوئی تھیں جہاں ہر لمحہ ملکی و بین الاقوامی سیاست کی ہلچل جاری رہتی تھی۔ سونیا گاندھی اس کتاب میں اپنے ابتدائی دنوں کی الجھنوں، اجنبیت کے احساس اور پھر بتدریج اس ماحول میں ڈھل جانے کے عمل کو بڑی سچائی اور فطاست سے بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف ہندی زبان سیکھی اور ہندوستانی لباس یعنی ساڑی کو اپنے وجود کا حصہ بنایا، بلکہ ہندوستان کی مٹی کی خوشبو، اس کے تہواروں، اس کی روایات اور اس کے عام انسانوں کے مزاج کو بھی اپنے دل میں اتارلیا۔ ان کا یہ تجربہ اس عالمگیر سچائی کی گواہی دیتا ہے کہ جب محبت سچی ہو تو انسان اپنی انا اور سابقہ عادات کے خول سے باہر نکل کر ایک نئی شخصیت تخلیق کر لیتا ہے، اور انسانی شناخت کوئی جامد پتھر نہیں بلکہ بہتے ہوئے دریا کی مانند ہے جو نئے کناروں کو چھو کر مزید وسعت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کتاب کے اوراق میں محبت، ازدواجی رفاقت اور خاندانی زندگی کی جو تصویر ابھرتی ہے، وہ سیاسی تاریخ کی خشک کتابوں سے بالکل مختلف اور انتہائی انسانی ہے۔ عام طور پر تاریخ دان اور تجزیہ کار نہرو گاندھی خاندان کو اقتدار، پالیسیوں اور سیاسی کشمکش کے آئینے میں دیکھتے ہیں، لیکن سونیا گاندھی نے اس خاندان کے اندرونی ماحول کے ان نرم و نازک گوشوں سے پردہ اٹھایا ہے جہاں صرف ماں، بیٹا، بہو، پوتے اور ایک شفیق شوہر سانس لیتے ہیں۔ راجیو گاندھی کے ساتھ ان کی رفاقت کے ابتدائی برس سیاسی ہنگاموں سے قدرے دور تھے، راجیو انڈین ایئر لائنز میں پائلٹ کے طور پر اپنی پیشہ ورانہ زندگی سے مطمئن تھے اور سونیا ایک گھریلو خاتون اور ماں کی حیثیت سے اپنے بچوں راہول (پیدائش 1970ء) اور پریانکا (پیدائش 1972ء) کی پرورش میں مگن تھیں۔

کتاب میں اس دور کی جھلکیاں پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ دونوں میاں بیوی عوامی چکاچوند اور اقتدار کے ایوانوں سے دور ایک پرسکون اور عام خاندانی زندگی گزارنے کے خواہاں تھے۔ اسی طرح، اندرا گاندھی کے ساتھ سونیا گاندھی کے تعلقات کا بیان اس کتاب کا بھی ایک نہایت دلکش اور فکری پہلو ہے۔ دنیا جس اندرا گاندھی کو ایک آہنی اعصاب کی مالک اور زیرک حکمران کے طور پر جانتی تھی، سونیا گاندھی کی تحریر میں وہ ایک نہایت شفیق، حساس، فنونِ لطیفہ سے محبت کرنے والی اور اپنی غیر ملکی بہو کا بے حد خیال رکھنے والی ساس کے روپ میں نظر آتی ہیں۔ اندرا گاندھی نے سونیا کو نہ صرف ہندوستانی تہذیب و تاریخ کی باریکیوں سے روشناس کرایا بلکہ انہیں اس سنئے ماحول میں خود اعتمادی کے ساتھ جینے کا حوصلہ بھی دیا، اور بدلے میں سونیا نے بھی اپنی ساس کے ساتھ ایک بیٹی جیسی عقیدت اور وفا کا رشتہ نبھایا۔ تاہم، زندگی کے اس پرسکون سفر کو جلد ہی تاریخ کے خونی طوفانوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور کتاب کا بیانیہ نوحشیوں کے اجالوں سے نکل کر جدائی، صدمے اور غیر معمولی حوصلہ مندی کی داستان میں ڈھل گیا۔ گاندھی خاندان پر ٹوٹنے والے المیوں کا سلسلہ جون 1980ء میں اس وقت شروع ہوا جب ایک فضائی حادثے میں اندرا گاندھی کے چھوٹے بیٹے سنجے گاندھی کا انتقال ہو گیا۔ اس سانحے نے خاندان کے توازن کو درہم برہم کر دیا اور راجیو گاندھی کو نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی والدہ کا ہاتھ بٹانے کے لیے سیاست کے خاردار میدان میں قدم رکھنا پڑا۔ سونیا گاندھی اس فیصلے کے خلاف تھیں کیونکہ انہیں اس راہ کے خطرات کا بخوبی ادراک تھا، مگر فرض شناسی کے سامنے ذاتی خواہشات کو قربان کرنا ہی ان کا ہنر ہے۔ اپنے زخم مندمل نہیں ہو پاتے کہ 31 اکتوبر 1984ء کی صبح اس گھر پر قیامت ٹوٹ پڑی جب شدید حملہ آور سنجے گاندھی کی تباہ کن موت سے زیادہ ایک سہولت سمجھتا۔ مہرین کے اندر غصہ بھی تھا اور دکھ بھی۔ ایک شام وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھی تھی۔

فرزانہ بیگم کی صحت اب کمزور ہو چکی تھی۔ انہوں نے بیٹی کا ہاتھ تھاما اور بہت آہستہ سے کہا۔

"اب عہدہ مت دیکھو، انسان دیکھو۔"

مہرین کی آنکھیں بھر آئیں۔

"امی، اب لوگ مجھے شہزادی نہیں کہتے۔"

فرزانہ بیگم نے اس کا ہاتھ دبایا۔

"لوگوں نے تمہیں کب شہزادی سمجھا تھا مہرین؟ تم نے تو انہیں اپنا خاندان عطا کیا ہے۔"

یہ جملہ مہرین کے دل میں اتر گیا۔ اسے اپنے تمام پرانے فیصلے یاد آنے لگے۔ اسے یاد آیا کہ اس نے کتنے لوگوں سے پہلی ملاقات میں ان کی حیثیت پوچھی، کتنے لوگوں کو کھری کسوٹی پر پرکھا، کتنے لوگوں کو ٹھکرا دیا۔ اسے لگا جیسے وہ خود اپنے ہی بنائے ہوئے جال میں پھنس گئی ہو۔

اس رات مہرین نے اپنے پرانے ای میلز کھولے۔ برسوں پرانے پیغامات میں اسے ایک ٹھہرسال پرانا پیغام ملا۔ وہ اسی انجینئر کا تھا جسے اس نے تیس برس کی عمر میں صرف اس لیے رد کر دیا تھا کہ وہ کسی کمپنی میں کام کرتا تھا۔ پیغام میں لکھا تھا کہ اگر مہرین چاہے تو وہ دونوں کو شہر کی دوسری کے لیے وقت لے سکتے ہیں اور وہ اس کے عہدے سے متاثر نہیں ہونا چاہتا، اسے جاننا چاہتا ہے۔ مہرین نے پیغام کئی مرتبہ پڑھا۔ پھر اس نے پرانا نمبر تلاش کیا، نام تلاش کیا، مگر کوئی رابطہ باقی نہیں تھا۔ وہ ای میل کو ہاتھ میں لیے کتنی ہی دیر بیٹھی رہی۔ فرزانہ بیگم نے اس کے چہرے پر اداسی دیکھی تو پوچھا۔

"کیا ہوا؟"

مہرین نے موبائل ان کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ دیکھیں، امی۔ یہ وہی انجینئر ہے جسے میں نے آٹھ سال پہلے رد کیا تھا۔"

فرزانہ بیگم نے پیغام پڑھا اور بیٹی کی طرف دیکھا۔

"اور اب؟"

مہرین کی آواز بھر آئی۔

"برابر سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

مہرین خاموش رہی۔ ماں نے بات آگے بڑھائی۔

"تنخواہ؟ عہدہ؟ گاڑی؟ گھر؟ یا دل۔۔۔؟"

مہرین نے کچھ دیر بعد جواب دیا۔

"امی، میں نے اپنی زندگی بنانے کے لیے بہت محنت کی ہے۔"

میں کسی ایسے آدمی کو قبول نہیں کر سکتی جس کے پاس میرے برابر پہنچنے کا ہنر نہ ہو۔"

فرزانہ بیگم نے تسبیح ایک طرف رکھی۔

"بیٹی، ایک اچھا کردار بھی مقام ہوتا ہے۔ وفاداری بھی دولت ہے۔"

اور کسی کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑے ہونا بھی بہت بڑا عہدہ ہے۔"

مہرین نے نظریں چرالیں۔

"امی، زندگی صرف جذبات سے نہیں چلتی۔"

فرزانہ بیگم نے دھیرے سے کہا۔

"اور صرف عہدے سے بھی نہیں چلتی۔"

مہرین اٹھ کر اندر چلی گئی۔ ماں اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

انہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی کے سامنے اصل مسئلہ رشتوں کی کمی نہیں، ترجیحات کی غلط ترتیب ہے۔

اگلے دو برس مہرین کے لیے ظاہری کامیابی کے سال تھے۔ اسے ترقی ملی، نئی گاڑی خریدی، ایک پوش علاقے میں بڑا گھر لیا اور سوشل میڈیا پر اس کی تصویریں کامیاب عورت کی حیثیت سے شیئر ہونے لگیں۔ لوگ اسے بااختیار، خوددار اور قابلِ فخر کہتے۔ تقریبات میں اس کا تعارف احترام سے کیا جاتا۔ مگر رات کو جب وہ گھر واپس آتی تو وہی بڑا گھر اسے اپنی وسعت سے ڈرانے لگتا۔ کھانے کی میز پر ایک پلیٹ ہوتی، ایک کرسی ویران بیٹھتی اور دوسری کرسی خالی رہتی۔ ایک رات دفتر سے واپس آ کر اس نے عادتاً بلند آواز میں کہا:

"میں آ گئی ہوں۔۔۔"

چند لمحے بعد اسے خود ہی احساس ہوا کہ گھر میں کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ موبائل میں نیٹکوز رابطے تھے مگر کسی ایک شخص کو فون کرنے کا دل نہیں چاہا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ دنیا سے جاتے ہی مگر شاید کوئی اسے بھگتان نہیں۔ اسی رات نرس کا فون آیا۔

"مہرین، کہاں گم ہو؟"

"گھر میں ہوں۔"

"اکیلی؟"

مہرین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں، اکیلی۔"

نرس نے نرمی سے پوچھا۔

"کل بچوں کے ساتھ آ جاؤں؟"

مہرین نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں، تم اپنی فیملی کے ساتھ رہو۔"

فون بند ہوا تو گھر دوبارہ خاموش ہو گیا۔ مہرین نے محسوس کیا کہ جس آزادی پر وہ فخر کرتی رہی تھی، شاید اس کے سامنے میں ایک ایسی تنہائی بھی پل رہی تھی جسے وہ برسوں سے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اڑتیس برس کی عمر میں ماں نے اپنا رشتہ پرفائل دوبارہ ایڈٹ کیا۔ عمر کم بتائی، نام نہ بدلے دیا اور تعارف میں لکھا:

"خوب صورت، تعلیم یافتہ، کامیاب، سرکاری افسر، معزز خاندان، اعلیٰ عہدے والے شخص کی خواہش مند۔"

کچھ ہی مہینے تک پیغامات آنے لگے، مگر جلد ہی حقیقت سامنے آ گئی۔ بہت سے اعلیٰ عہدے والے مرد پہلے ہی شادی شدہ تھے۔ کچھ دوسری شادی کے خواہش مند تھے۔ کچھ چاہتے تھے کہ بیوی ان کے گھر اور خاندان کو ہر چیز پر ترجیح دے۔ کچھ مہرین کے عہدے اور دولت سے متاثر تھے، اور کچھ کا اندازہ ہوتے ہی خاموش ہو جاتے۔ ایک رات اس نے موبائل میز پر رکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

"کیا عورت کی عمر یہی سب کچھ ہے؟"

پھر کچھ دیر بعد وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

اندر سے ایک اور سوال اٹھا۔

"نہیں۔۔۔ مگر وقت بھی تو یہی کچھ ہے۔"

اسے یاد آیا کہ وہ سات برس سے خود کو یہی کہہ رہی تھی کہ ابھی وقت ہے۔ اسی دوران ایک دن وہ معمول کے طبی معائنے کے لیے اسپتال گئی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن نے رپورٹ دیکھتے ہوئے نہایت احتیاط سے اسے سمجھایا کہ عمر کے ساتھ زرخیزی میں بتدریج کمی آتی ہے اور اگر وہ مستقبل میں اولاد چاہتی ہے تو مناسب وقت پر مختلف باہر سے مشورہ کرنا بہتر ہوگا۔ بات طبی تھی، مگر مہرین کے دل پر جیسے کسی نے دستک دی۔ ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک نوجوان ماں کو دیکھا جو اپنے بچے کو گود میں لیے ہنس رہی تھی۔ گھر واپس آ کر وہ دیر تک خاموش رہی۔

ماں نے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے مہرین؟"

مہرین نے آہستہ سے کہا۔

"امی، ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے بچے چاہئیں تو اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

ماں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بیٹی، میں نے تمہیں کبھی مجبور نہیں کیا۔ مگر اب صرف ایک بات کہوں گی، عہدہ مت دیکھو، انسان دیکھو۔"

مہرین نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

"اگر اب بھی مناسب انسان نہ ملا تو۔۔۔؟"

ماں نے جواب دیا۔

"مناسب انسان تلاش کرو مناسب عہدہ نہیں۔"

مہرین نے سر جھکا لیا۔ اس کے لاس پہلی مرتبہ "اگر" کے بجائے "جب" کہنے کے باوجود اس جملے پر یقین نہیں تھا۔

چالیس برس کی عمر میں رشتہ ایپ کے پیغامات تقریباً ختم ہو گئے۔ کبھی کبھی کوئی کم عمر شخص اس کے عہدے اور دولت سے متاثر ہو کر رابطہ کرتا، کبھی کوئی دوسری شادی کی خواہش مند شخص، برابر سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

مہرین خاموش رہی۔ ماں نے بات آگے بڑھائی۔

"تنخواہ؟ عہدہ؟ گاڑی؟ گھر؟ یا دل۔۔۔؟"

مہرین نے کچھ دیر بعد جواب دیا۔

"امی، میں نے اپنی زندگی بنانے کے لیے بہت محنت کی ہے۔"

میں کسی ایسے آدمی کو قبول نہیں کر سکتی جس کے پاس میرے برابر پہنچنے کا ہنر نہ ہو۔"

فرزانہ بیگم نے تسبیح ایک طرف رکھی۔

"بیٹی، ایک اچھا کردار بھی مقام ہوتا ہے۔ وفاداری بھی دولت ہے۔"

اور کسی کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑے ہونا بھی بہت بڑا عہدہ ہے۔"

مہرین نے نظریں چرالیں۔

"امی، زندگی صرف جذبات سے نہیں چلتی۔"

فرزانہ بیگم نے دھیرے سے کہا۔

"اور صرف عہدے سے بھی نہیں چلتی۔"

مہرین اٹھ کر اندر چلی گئی۔ ماں اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

انہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی کے سامنے اصل مسئلہ رشتوں کی کمی نہیں، ترجیحات کی غلط ترتیب ہے۔

اگلے دو برس مہرین کے لیے ظاہری کامیابی کے سال تھے۔ اسے ترقی ملی، نئی گاڑی خریدی، ایک پوش علاقے میں بڑا گھر لیا اور سوشل میڈیا پر اس کی تصویریں کامیاب عورت کی حیثیت سے شیئر ہونے لگیں۔ لوگ اسے بااختیار، خوددار اور قابلِ فخر کہتے۔ تقریبات میں اس کا تعارف احترام سے کیا جاتا۔ مگر رات کو جب وہ گھر واپس آتی تو وہی بڑا گھر اسے اپنی وسعت سے ڈرانے لگتا۔ کھانے کی میز پر ایک پلیٹ ہوتی، ایک کرسی ویران بیٹھتی اور دوسری کرسی خالی رہتی۔ ایک رات دفتر سے واپس آ کر اس نے عادتاً بلند آواز میں کہا:

"میں آ گئی ہوں۔۔۔"

چند لمحے بعد اسے خود ہی احساس ہوا کہ گھر میں کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ موبائل میں نیٹکوز رابطے تھے مگر کسی ایک شخص کو فون کرنے کا دل نہیں چاہا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ دنیا سے جاتے ہی مگر شاید کوئی اسے بھگتان نہیں۔ اسی رات نرس کا فون آیا۔

"مہرین، کہاں گم ہو؟"

"گھر میں ہوں۔"

"اکیلی؟"

مہرین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں، اکیلی۔"

نرس نے نرمی سے پوچھا۔

"کل بچوں کے ساتھ آ جاؤں؟"

مہرین نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں، تم اپنی فیملی کے ساتھ رہو۔"

فون بند ہوا تو گھر دوبارہ خاموش ہو گیا۔ مہرین نے محسوس کیا کہ جس آزادی پر وہ فخر کرتی رہی تھی، شاید اس کے سامنے میں ایک ایسی تنہائی بھی پل رہی تھی جسے وہ برسوں سے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اڑتیس برس کی عمر میں ماں نے اپنا رشتہ پرفائل دوبارہ ایڈٹ کیا۔ عمر کم بتائی، نام نہ بدلے دیا اور تعارف میں لکھا:

"خوب صورت، تعلیم یافتہ، کامیاب، سرکاری افسر، معزز خاندان، اعلیٰ عہدے والے شخص کی خواہش مند۔"

کچھ ہی مہینے تک پیغامات آنے لگے، مگر جلد ہی حقیقت سامنے آ گئی۔ بہت سے اعلیٰ عہدے والے مرد پہلے ہی شادی شدہ تھے۔ کچھ دوسری شادی کے خواہش مند تھے۔ کچھ چاہتے تھے کہ بیوی ان کے گھر اور خاندان کو ہر چیز پر ترجیح دے۔ کچھ مہرین کے عہدے اور دولت سے متاثر تھے، اور کچھ کا اندازہ ہوتے ہی خاموش ہو جاتے۔ ایک رات اس نے موبائل میز پر رکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

"کیا عورت کی عمر یہی سب کچھ ہے؟"

پھر کچھ دیر بعد وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

اندر سے ایک اور سوال اٹھا۔

"نہیں۔۔۔ مگر وقت بھی تو یہی کچھ ہے۔"

اسے یاد آیا کہ وہ سات برس سے خود کو یہی کہہ رہی تھی کہ ابھی وقت ہے۔ اسی دوران ایک دن وہ معمول کے طبی معائنے کے لیے اسپتال گئی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن نے رپورٹ دیکھتے ہوئے نہایت احتیاط سے اسے سمجھایا کہ عمر کے ساتھ زرخیزی میں بتدریج کمی آتی ہے اور اگر وہ مستقبل میں اولاد چاہتی ہے تو مناسب وقت پر مختلف باہر سے مشورہ کرنا بہتر ہوگا۔ بات طبی تھی، مگر مہرین کے دل پر جیسے کسی نے دستک دی۔ ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک نوجوان ماں کو دیکھا جو اپنے بچے کو گود میں لیے ہنس رہی تھی۔ گھر واپس آ کر وہ دیر تک خاموش رہی۔

ماں نے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے مہرین؟"

مہرین نے آہستہ سے کہا۔

"امی، ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے بچے چاہئیں تو اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

ماں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بیٹی، میں نے تمہیں کبھی مجبور نہیں کیا۔ مگر اب صرف ایک بات کہوں گی، عہدہ مت دیکھو، انسان دیکھو۔"

مہرین نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

"اگر اب بھی مناسب انسان نہ ملا تو۔۔۔؟"

ماں نے جواب دیا۔

"مناسب انسان تلاش کرو مناسب عہدہ نہیں۔"

مہرین نے سر جھکا لیا۔ اس کے لاس پہلی مرتبہ "اگر" کے بجائے "جب" کہنے کے باوجود اس جملے پر یقین نہیں تھا۔

چالیس برس کی عمر میں رشتہ ایپ کے پیغامات تقریباً ختم ہو گئے۔ کبھی کبھی کوئی کم عمر شخص اس کے عہدے اور دولت سے متاثر ہو کر رابطہ کرتا، کبھی کوئی دوسری شادی کی خواہش مند شخص،



محمد بشیر



پھر ایک ڈاکٹر کا رشتہ آیا، مگر وہ ایک نجی ہسپتال میں ملازم تھا اور اس کا اپنا کلینک نہیں تھا۔ ایک پولیس افسر بھی، مگر شہر روایتی تھا۔ ایک سینئر سرکاری افسر تھا، مگر عمر آٹھ سال زیادہ تھی۔ ایک اور افسر کی پہلی شادی ٹوٹ چکی تھی۔ ایک ڈاکٹر کے بچے تھے۔ ایک کاروباری شخص مالی اعتبار سے مضبوط تھا، مگر اس کے پاس کوئی بڑا عہدہ نہیں تھا۔ ہر مرتبہ مہرین کے پاس ایک دلیل تھی، اور ہر مرتبہ مطمئن ہوتی کہ اس نے درست فیصلہ کیا ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شریک حیات نہیں، اپنے نام کے ساتھ لگانے کے لیے ایک عہدہ تلاش کر رہی ہے۔

وقت خاموشی سے آگے بڑھتا رہا۔ پینتیس برس کی عمر میں رشتہ ایپ پر آنے والے پیغامات کم ہونے لگے۔ جو لوگ رابطہ کرتے، ان میں کچھ اس کے عہدے سے متاثر تھے، کچھ اس سے مرعوب اور کچھ اپنے عہدے کی نمائش میں مصروف ہوتے۔ ایک دن ایک سرکاری افسر کا پیغام آیا۔ اس نے لکھا کہ وہ بھی سرکاری افسر ہے اور شاید دونوں ایک دوسرے کی مصروفیات اور ذہنی سطح کو سمجھ سکتے ہیں۔ مہرین نے معمول کے مطابق سب سے پہلے اس کی پوسٹنگ اور عہدہ پوچھا۔

"آپ کی پوسٹنگ کہاں ہے؟"

کچھ دیر بعد جواب آیا۔

"آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ میں کیا انسان ہوں۔"

مہرین نے چند لمحے اس جملے کو دیکھا۔ اسے یہ بات عجیب لگی۔ پھر اس نے کنکشن ختم کر دی، لیکن وہ جملہ اس کے ذہن میں کہیں ٹھہر گیا۔ اسی سال اس کی بیٹی نرس اس سے ملنے آئی۔ نرس کی شادی کو چھ سال ہو چکے تھے اور اس کے دو بچے تھے۔ بچے گھر میں دوڑ رہے تھے اور ان کی آوازوں سے مہرین کا خاموش گھر کچھ دیر کے لیے زندہ ہو گیا۔ نرس نے بچوں کو پکھتے ہوئے کہا کہ وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا، ابھی کل ہی کی بات لگتی ہے کہ شادی ہوئی تھی۔ مہرین نے ہنستے ہوئے کہا کہ واقعی وقت تیزی سے گزر رہا ہے، مگر اس نے ابھی شادی کے لیے خود کو تیار نہیں کیا۔ پھر باتوں باتوں میں اس نے کہا کہ اسے کوئی عام سا آدمی نہیں چاہیے۔

نرس نے اسے غور سے دیکھا۔

"عام آدمی سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

مہرین نے قدرے جھجکتا کر کہا۔

"تم سمجھتی ہو میری حیثیت کے مطابق کوئی۔۔۔"

نرس نے بچوں کی طرف، دیکھا، پھر مہرین کی طرف۔

"مہرین، کبھی کبھی زندگی گزارنے والا آدمی، زندگی دکھانے والے آدمی سے بہتر ہوتا ہے۔"

مہرین نے فوراً موضوع بدل دیا۔

"اچھا چھوڑو، تم اپنے بچوں کے قصے سناؤ۔"

نرس خاموش ہو گئی، مگر اس نے جاتے ہوئے مہرین کی آنکھوں میں وہ سوال دیکھ لیا تھا جسے خود مہرین ابھی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھی۔

چھتیس برس کی عمر میں ماں کی فکر بڑھ گئی۔ ایک شام دونوں گھر کے صحن میں بیٹھی تھیں۔ سردیوں کی ہلکی دھوپ دیوار سے اتر رہی تھی اور فرزانہ بیگم کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد انہوں نے بیٹی سے پوچھا کہ آخر وہ اور کتنا عرصہ اپنے رشتے کی تلاش میں ضائع کرے گی۔ مہرین نے کہا کہ وہ کسی ایسے برابر کے شخص کو تلاش کر رہی ہے جو اس کے چہرے کو دیکھ کر اس کی بہت سادہ سی فکر کو سمجھ لے۔ ماں نے اس کے چہرے کو دیکھا اور بہت سادہ سا سوال کیا۔

"برابر سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

مہرین خاموش رہی۔ ماں نے بات آگے بڑھائی۔

"تنخواہ؟ عہدہ؟ گاڑی؟ گھر؟ یا دل۔۔۔؟"

مہرین نے کچھ دیر بعد جواب دیا۔

"امی، میں نے اپنی زندگی بنانے کے لیے بہت محنت کی ہے۔"

میں کسی ایسے آدمی کو قبول نہیں کر سکتی جس کے پاس میرے برابر پہنچنے کا ہنر نہ ہو۔"

فرزانہ بیگم نے تسبیح ایک طرف رکھی۔

"بیٹی، ایک اچھا کردار بھی مقام ہوتا ہے۔ وفاداری بھی دولت ہے۔"

اور کسی کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑے ہونا بھی بہت بڑا عہدہ ہے۔"

مہرین نے نظریں چرالیں۔

"امی، زندگی صرف جذبات سے نہیں چلتی۔"

فرزانہ بیگم نے دھیرے سے کہا۔

"اور صرف عہدے سے بھی نہیں چلتی۔"

مہرین اٹھ کر اندر چلی گئی۔ ماں اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

انہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی کے سامنے اصل مسئلہ رشتوں کی کمی نہیں، ترجیحات کی غلط ترتیب ہے۔

اگلے دو برس مہرین کے لیے ظاہری کامیابی کے سال تھے۔ اسے ترقی ملی، نئی گاڑی خریدی، ایک پوش علاقے میں بڑا گھر لیا اور سوشل میڈیا پر اس کی تصویریں کامیاب عورت کی حیثیت سے شیئر ہونے لگیں۔ لوگ اسے بااختیار، خوددار اور قابلِ فخر کہتے۔ تقریبات میں اس کا تعارف احترام سے کیا جاتا۔ مگر رات کو جب وہ گھر واپس آتی تو وہی بڑا گھر اسے اپنی وسعت سے ڈرانے لگتا۔ کھانے کی میز پر ایک پلیٹ ہوتی، ایک کرسی ویران بیٹھتی اور دوسری کرسی خالی رہتی۔ ایک رات دفتر سے واپس آ کر اس نے عادتاً بلند آواز میں کہا:

"میں آ گئی ہوں۔۔۔"

چند لمحے بعد اسے خود ہی احساس ہوا کہ گھر میں کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ موبائل میں نیٹکوز رابطے تھے مگر کسی ایک شخص کو فون کرنے کا دل نہیں چاہا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ دنیا سے جاتے ہی مگر شاید کوئی اسے بھگتان نہیں۔ اسی رات نرس کا فون آیا۔

"مہرین، کہاں گم ہو؟"

"گھر میں ہوں۔"

"اکیلی؟"

مہرین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں، اکیلی۔"

نرس نے نرمی سے پوچھا۔

"کل بچوں کے ساتھ آ جاؤں؟"

مہرین نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں، تم اپنی فیملی کے ساتھ رہو۔"

فون بند ہوا تو گھر دوبارہ خاموش ہو گیا۔ مہرین نے محسوس کیا کہ جس آزادی پر وہ فخر کرتی رہی تھی، شاید اس کے سامنے میں ایک ایسی تنہائی بھی پل رہی تھی جسے وہ برسوں سے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اڑتیس برس کی عمر میں ماں نے اپنا رشتہ پرفائل دوبارہ ایڈٹ کیا۔ عمر کم بتائی، نام نہ بدلے دیا اور تعارف میں لکھا:

"خوب صورت، تعلیم یافتہ، کامیاب، سرکاری افسر، معزز خاندان، اعلیٰ عہدے والے شخص کی خواہش مند۔"

کچھ ہی مہینے تک پیغامات آنے لگے، مگر جلد ہی حقیقت سامنے آ گئی۔ بہت سے اعلیٰ عہدے والے مرد پہلے ہی شادی شدہ تھے۔ کچھ دوسری شادی کے خواہش مند تھے۔ کچھ چاہتے تھے کہ بیوی ان کے گھر اور خ

جھارکھنڈ: این ٹی پی سی پلانٹ میں کنویئر بیلٹ کا ڈھانچہ منہدم، تین مزدور ہلاک، متعدد زخمی

چترا: (ایجنسی) جھارکھنڈ کے چترا ضلع کے نٹڈہا میں واقع این ٹی پی سی کے ماتحت کرن پورہ سپر تھرمل پاور پروجیکٹ میں بدھ کے روز ایک بڑا حادثہ پیش آیا، جہاں زیر تعمیر کنویئر بیلٹ کا ڈھانچہ اچانک منہدم ہونے سے تین مزدوروں کی موت ہوگئی، جبکہ متعدد دیگر مزدور شدید زخمی ہوگئے۔ حادثے کے بعد پلانٹ احاطے میں افراتفری اور کھلبلی کا ماحول پیدا ہوگیا۔ چترا کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ہیمنت میتھانی نے تین مزدوروں کی موت کی تصدیق کی ہے۔ یہ حادثہ پلانٹ کے اسٹیج ایچ یونٹ-1 مقام پر پیش آیا، جہاں مزدور زیر تعمیر کنویئر بیلٹ کے ڈھانچے پر کام کر رہے تھے۔ اسی دوران اچانک پورا ڈھانچہ زمین پر آگرا، جس کے نتیجے میں وہاں کام کرنے والے کئی مزدور ملبے تلے دب گئے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق، ڈھانچے کے اس طرح منہدم ہونے کی ممکنہ وجہ اس کے ڈیزائن میں تکنیکی خامی بتائی جارہی ہے۔ تاہم حادثے کی اصل وجہ کی باضابطہ تصدیق ہونا ابھی باقی ہے۔ حادثے کے فوراً بعد علاقے میں قومی ہیومن رائٹس کمیشن کے ضلع انداز افسران کو طلب کیا گیا ہے۔ ایک مزدور کی لاش کنویئر بیلٹ کے ڈھانچے میں لگی ہوئی دکھائی دی، جبکہ کئی دیگر مزدور ملبے کے نیچے دب گئے تھے۔ ساتھی مزدوروں اور پلانٹ انتظامیہ کی مدد سے زخمیوں کو فوری طور پر این ٹی پی سی کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار کے ماتحت ہیلتھ سینٹر کوڈرما اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔

ملک کے غداروں کا حساب ضرور ہوگا

یہ سزا سے بچنے والے نہیں، ووٹ چوری کے نئے انکشاف پر کانگریس کا تبصرہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ووٹ چوری معاملہ پر بی جے پی اور الیکشن کمیشن کے خلاف کانگریس کا حملہ جاری ہے۔ منگل کو کانگریس نے ایک بار پھر الیکشن کمیشن پر سوال اٹھائے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ مہاراشٹر میں ایکناتھ شندے سرکار نے ووٹروں کی فہرست میں ہیرا پھیری کی۔ کانگریس نے الزام لگایا ہے کہ مہاراشٹر میں 114 اسمبلی سیٹیں، جموں و کشمیر کی 44 سیٹیں اور ہریانہ کی 22 سیٹیں شامل ہیں۔

کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ ہم نے ووٹر لسٹ کے تجزیہ کے بعد پایا کہ مہاراشٹر میں 366 ووٹروں کے پتے درست نہیں ہیں۔ ان کے مطابق ان ووٹروں کے پتے پر 10 یا اس سے زیادہ ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔ کانگریس نے الزام لگایا ہے کہ ان ووٹروں کے پتے پر 10 سے 80 ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔ کانگریس نے کہا کہ ہم نے ایسے 6850 ووٹروں کی نشاندہی کی ہے۔ ان کے مطابق ان ووٹروں کے پتے پر 10 سے 80 ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔ کانگریس نے کہا کہ ہم نے ایسے 6850 ووٹروں کی نشاندہی کی ہے۔ ان کے مطابق ان ووٹروں کے پتے پر 10 سے 80 ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔ کانگریس نے کہا کہ ہم نے ایسے 6850 ووٹروں کی نشاندہی کی ہے۔

کانگریس نے کہا کہ ہم نے ایسے 6850 ووٹروں کی نشاندہی کی ہے۔ ان کے مطابق ان ووٹروں کے پتے پر 10 سے 80 ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔

فرضی فرموں کے ذریعے کروڑوں روپے کی GST چوری میں ملوث گینگ کا ایک اور رکن گرفتار

بجلی بحیت :18 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش انٹیلی ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے جعلی کمپنیاں بنانے، جعلی ای وے بل جاری کرنے اور غلط طریقے سے ان پٹ ٹیکس کریڈٹ (آئی ٹی سی) حاصل کرنے والے گروہ کے خلاف کارروائی کی ہے، جس سے حکومت کی آمدنی کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ ایس ٹی ایف کی میرٹھ فیلڈ یونٹ نے گینگ کے ایک اور رکن راج کمار شیٹی کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم بے پور، راجستھان کا رہنے والا ہے اور وہ 2023 سے 2026 کے درمیان میں ایس ٹی ایف کے دفتر سے گرفتار کیا گیا تھا۔ خیر پرمیں یہ مقدمہ 3 جنوری 2023 کو شروع ہوا۔ بجلی بحیت کے رہنے والے محمد فرحان نے تھانہ گنیس کی طرف سے پولس فرم چلاتا ہے۔ تھانہ انگم گنیس کی طرف سے پولس موصول ہونے کے بعد، اس نے دریافت کیا کہ اس کے جعلی کاروبار کا استعمال کرتے ہوئے دہلی میں ریان انٹرنیشنل اور فوٹ ٹیکنیٹ انٹرنیشنل نام



لمیٹڈ کے ڈائریکٹر رہا ہے اور بنومین ٹریڈنگ میں مصروف ہیں۔ اس دوران اس کی ملاقات بے پور کے رہنے والے انگور کنڈارہ سے ہوئی۔ انگور نے اسے بتایا کہ دبئی میں کچھ لوگ جعلی دستاویزات کی بنیاد پر کمپنیاں بناتے ہیں اور ای وے بل فراہم کرتے ہیں، جن کا استعمال ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کے ناجائز فوائد حاصل کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ ایس ٹی ایف کے مطابق، اسی لالچ میں آکر راجکمار شیٹی دہلی میں منیش مہتا، امیت، آشیش نندا اور سمیت منڈن کے رابطے میں آیا۔ الزام ہے کہ ان گینگ نے جعلی دستاویزات کی بنیاد پر ریان انٹرنیشنل اور فوٹ ٹیکٹ انٹرنیشنل کے نام سے کمپنیاں بنائی تھیں۔ تفتیش میں سامنے آنے والے میمو طریقہ کار کے مطابق یہ گروہ جعلی کمپنیوں کے نام پر ای وے بل جاری کرتا تھا۔ جن کاروباروں نے ان بلوں کی بنیاد پر ان پٹ ٹیکس کریڈٹ حاصل کیا وہ متعلقہ فرموں کے بینک کھاتوں میں رقم منتقل کردیں گے۔ اس کے بعد یہ رقم دوسرے کھاتوں یا حوالات کے ذریعے واپس بھیجی گئیں۔ گینگ نے میمنہ طور پر اس پورے عمل سے دو فیصد کمیشن کاٹ لیا۔

ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی منظوری پر تحقیقات انٹیلی ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کو سونپ دی گئی۔ سب انسپکٹر ارون کمار گم میرٹھ فیلڈ یونٹ کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس برجیش کمار سنگھ کی نگرانی میں کیس کی تفتیش کر رہے تھے۔ تحقیقات کے دوران یہ پور کی فرم منیش کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے ڈائریکٹر راج کمار شیٹی کا کردار سامنے آیا۔ پوچھ گچھ اور فرم سے برآمد ہونے والے دستاویزات کی بنیاد پر انٹیلی ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے اسے گرفتار کیا۔ ایس ٹی ایف سے پوچھ گچھ کے دوران راج کمار شیٹی نے انکشاف کیا کہ وہ 2008 سے منیش کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام سے کاروبار چلا رہا ہے۔ ملزم نے بتایا کہ اس نے 26AS کی فرضی جی ایس ٹی فرمیں بنائی تھیں۔ شکایت کے مطابق یہ کمپنیاں کروڑوں روپے کا ٹرن اوور دکھاتی تھیں جبکہ فرحان اور اس کے خاندان کا ان فرموں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان جعلی کمپنیوں کے کاروبار کی تفصیلات ان کے فارم 26AS میں بھی ظاہر کی گئی تھیں۔ متاثرہ کی شکایت کے بعد بجلی بحیت پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی، جعلسازی اور مجرمانہ سازش کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

اتر پردیش کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی منظوری پر تحقیقات انٹیلی ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کو سونپی گئی۔ مقامی پولیس کیس کھل کرنے میں ناکام ہونے کے بعد، اتر پردیش کے

سیاسی جذبات نہیں، حکمت عملی وقت کی ضرورت ہے: عبدالرحیم قاسمی

ایم آئی ایم اور چندر شیکھر راون کا اتحادی جے پی کے لیے فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے، مسلم نمائندگی پر تشویش کا اظہار



سنت کبیر نگر، 18 نومبر (پی این ایس) سماجی کارکن مولانا عبدالرحیم قاسمی نے کہا کہ مسلمانوں کو ملک اور بالخصوص اتر پردیش کی سیاست میں جذباتی نعروں اور وقتی جوش کے بجائے سیاسی حکمت عملی، زمینی حقائق اور دوراندیشی کی بنیاد پر فیصلے کرنے کی ضرورت ہے۔ سیاسی فیصلوں میں جذبات سے بالاتر ہوکر اجتماعی مفادات اور ایوانوں میں اپنی مؤثر نمائندگی کو ترجیح دینی چاہیے۔ انہوں نے یہ بات مہدوال حلقے کے دورے کے دوران مختلف لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ مولانا عبدالرحیم قاسمی نے کہا کہ اتر پردیش کی سیاست میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (ایم آئی ایم) کی سرگرمیوں اور انتخابی حکمت عملی کے بعد مسلم سیاسی نمائندگی کے حوالے سے کئی اہم سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق گزشتہ انتخابی رجحانات میں مسلم نمائندگی میں کی تشویش کا باعث رہی ہے۔ کسی بھی سیاسی جماعت کی مقبولیت کا اندازہ محض انتخابی جلسوں، نعروں اور ووٹوں کی تعداد سے نہیں بلکہ اس بات سے بھی لگایا جانا چاہیے کہ اس کی سیاسی سرگرمیاں مجموعی طور پر کس کے لیے فائدہ مند ثابت ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ان امور کا بھی ذکر کیا کہ ایم آئی ایم اکثر ایسے انتخابی حلقوں میں امیدوار اتارتی ہے جہاں مسلم امیدواروں کی کامیابی کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔ اس سے مسلم ووٹوں کی تقسیم کا خدشہ پیدا ہوتا ہے اور بعض حلقوں میں اس کا براہ راست فائدہ بی جے پی یا اس کے امیدواروں کو پہنچ سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انتخابی سیاست میں صرف اپنی جماعت کو مضبوط بنانے کے بجائے اس کے مجموعی سیاسی نتائج کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ مولانا قاسمی نے اہم آئی ایم اور چندر شیکھر راون کی جماعت کے درمیان ممکنہ اتحاد پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس اتحاد کی انتخابی حکمت عملی اپوزیشن کے ووٹوں کو تقسیم کرنے کا سبب بنتی ہے تو اس کا فائدہ بالآخر بی جے پی کو پہنچ سکتا ہے۔

ایس ٹی ایف کا الزام ہے کہ راجکمار شیٹی نے اپنی کمپنی کے نام پر ریان انٹرنیشنل سے جعلی ای وے بل بھی حاصل کیے اور اس کے بدلے میں اپنی فرم کے بینک اکاؤنٹ سے کمپنی کے اکاؤنٹ میں رقم منتقل کیں۔ تحقیقات میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ بعد میں کمیشن کی کٹوتی کے بعد فنڈز واپس کردیے گئے۔

اس معاملے میں ایس ٹی ایف نے پہلے ہے پور کے رہائشی انگور کنڈارا کو 18 اکتوبر 2026 کو گرفتار کیا تھا اور اسے جیل بھیج دیا تھا۔ تحقیقاتی ایجنسی کے مطابق انگور نے راجکمار شیٹی کو اس مبینہ نیٹ ورک سے جوڑا۔ گینگ میں شامل دیگر ملزمان کی تلاش اور ان کے کرداروں کی تفتیش کی جا رہی ہے۔ ایس ٹی ایف نے گرفتار راج کمار شیٹی پر پہلی بھیجت کے کوتوالی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 02/ 2023 درج کیا ہے۔ ان کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 420، 467، 468، 471، اور 120B کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق کیس میں مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے اور نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد کی گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

پرائمری اساتذہ کا بارہ نکاتی مطالبات کے حق میں دھرنا مجسٹریٹ کو میمورنڈم پیش



بہرائچ: اتر پردیش پرائمری ٹیچرس یونین کی صوبائی قیادت کی اپیل پر آج ضلع ہیڈ کوارٹر پر ایڈیشنل آفیسر کے دفتر پر اساتذہ نے اپنے بارہ نکاتی مطالبات کے حق میں ایک روزہ دھرنا و احتجاج کیا۔ اس میں ضلع کے مختلف بلاکس سے بڑی تعداد میں مرد و خواتین اساتذہ نے شرکت کی۔ دھرنے کی صدارت یونین کے ضلعی صدر آنند پانگم نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض ضلعی میڈیا انچارج پربھات شکلا نے انجام دیے۔ اس موقع پر اساتذہ نے حکومت اور محکمہ تعلیم کے تئیں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے نام بارہ نکاتی مطالبات پر مشتمل میمورنڈم سٹی مجسٹریٹ راکیش کمار کو پیش کیا اور مطالبات کی جلد تکمیل کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر ضلعی صدر آنند پانگم نے پرانی پنشن اسکیم کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ تبھی پنشن اسکیم ختم کرکے کیم اپریل 2005 کے بعد مقرر کیے گئے اور اس سے قبل منتخب ہونے والے تمام اساتذہ کو پرانی پنشن کا فائدہ دیا جائے۔ انہوں نے دھرنے میں شریک تمام اساتذہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ ضلعی وزیر دوبے اپادھیائے نے کہا کہ صوبائی صدر آنند پانگم کے فرائض ضلعی میڈیا انچارج پربھات شکلا نے انجام دیے۔ اس موقع پر اساتذہ نے حکومت اور محکمہ تعلیم کے تئیں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے نام بارہ نکاتی مطالبات پر مشتمل میمورنڈم سٹی مجسٹریٹ راکیش کمار کو پیش کیا اور مطالبات کی جلد تکمیل کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر ضلعی صدر آنند پانگم نے کہا کہ تبھی پنشن اسکیم کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ تبھی مقرر کیے گئے اور اس سے قبل منتخب ہونے والے تمام اساتذہ کو پرانی پنشن کا فائدہ دیا جائے۔ انہوں نے دھرنے میں شریک تمام اساتذہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ ضلعی وزیر دوبے اپادھیائے نے کہا کہ صوبائی صدر آنند پانگم کی قیادت میں پورے اتر پردیش کے اساتذہ اپنے مطالبات کے حق میں متحد ہیں۔ اساتذہ نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریاں پوری دیانت داری سے نبھائی ہیں، اس کے باوجود ان کے جائز مطالبات کو طویل عرصے سے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ضلعی سینئر نائب صدر برجیش کمار تیواری نے کہا کہ اس کی فرضی جی ایس ٹی فرمیں بنائی گئی ہیں۔ شکایت کے مطابق یہ کمپنیاں کروڑوں روپے کا ٹرن اوور دکھاتی تھیں جبکہ فرحان اور اس کے خاندان کا ان فرموں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان جعلی کمپنیوں کے کاروبار کی تفصیلات ان کے فارم 26AS میں بھی ظاہر کی گئی تھیں۔ متاثرہ کی شکایت کے بعد بجلی بھیت پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی، جعلسازی اور مجرمانہ سازش کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

اتر پردیش کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی منظوری پر تحقیقات انٹیلی ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کو سونپی گئی۔ مقامی پولیس کیس کھل کرنے میں ناکام ہونے کے بعد، اتر پردیش کے

آج کل گملوں میں پودے اگ رہے ہیں ہر طرف۔☆ان کے حصے کی زمیں بھی آدمی نے چھین لی

ایک شام الحاج شبیر احمد شبنم کے نام عظیم الشان مشاعرہ منعقد



کرنیل گنج گونڈہ: بھارت میرت آل انڈیا گونڈوی کی جانب سے جاری تحقیقات کی کارروائی فوری طور پر روکنے اور ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر ترقی کا عمل جلد مکمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ دیگر مقررین نے ترقی یافتہ نخواہ اسکیل، متوفی اساتذہ کے زیر کفالت افراد کو تدریسی عہدوں پر ملازمت، اسکولوں میں ضرورت کے مطابق چوتھے درجے کے ملازمین کی تقرری، موسم سرما کی تعطیلات کے دوران اساتذہ کے تبادلوں، ہر ماہ دو سرے ہفتے کے بجائے تو تعطیل اور استفاقی رخصت کی سہولت واضح سرکاری احکامات کے ساتھ فراہم کرنے کے مطالبات کی حمایت میں آواز بلند کی۔ دھرنے سے سبکدوش استاد و سابق وزیر جتو را و یونین کے سرپرست وشوناتھ پانگھ، صدر سہی پورا راجیش گپتا، صدر ویشیشور سنگھ نے دھرنے میں شریک تمام اساتذہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ ضلعی وزیر دوبے اپادھیائے نے کہا کہ صوبائی صدر آنند پانگم کی قیادت میں پورے اتر پردیش کے اساتذہ اپنے مطالبات کے حق میں متحد ہیں۔ اساتذہ نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریاں پوری دیانت داری سے نبھائی ہیں، اس کے باوجود ان کے جائز مطالبات کو طویل عرصے سے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ضلعی سینئر نائب صدر برجیش کمار تیواری نے کہا کہ اساتذہ کے خلاف ایس ٹی ایف اور دیگر ایجنسیوں کی جانب سے جاری تحقیقات کی کارروائی فوری طور پر روکنے اور ہیڈ ماسٹر کے عہدوں پر ترقی کا عمل جلد مکمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ دیگر مقررین نے ترقی یافتہ نخواہ اسکیل، متوفی اساتذہ کے زیر کفالت افراد کو تدریسی عہدوں پر ملازمت، اسکولوں میں ضرورت کے مطابق چوتھے درجے کے ملازمین کی تقرری، موسم سرما کی تعطیلات کے دوران اساتذہ کے تبادلوں، ہر ماہ دوسرے ہفتے کے بجائے تو تعطیل اور استفاقی رخصت کی سہولت واضح سرکاری احکامات کے ساتھ فراہم کرنے کے مطالبات کی حمایت میں آواز بلند کی۔ دھرنے سے سبکدوش استاد و سابق وزیر جتو را و یونین کے سرپرست وشوناتھ پانگھ، صدر سہی پورا راجیش گپتا، صدر ویشیشور سنگھ جروال آصف علی، مہی دھر بینداوا تھی، جتیندر پرجاپتی زبیر احمد، قیصر گنج کرپا شنکر، بلاک ورنواپ سنگھ سگریو وما، بلاک خزانچی فتر پور چنچر کے کمار پانڈے سمیت دیگر عہدیداران نے بھی خطاب کیا۔ احتجاج میں ضلع کے تمام بلاکس کے عہدیداران سمیت ہزاروں اساتذہ نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔

رزق اللہ عطا کرتا ہے سرکار نہیں۔
عثمان جنتاپی

اے میرے بھائی نہ آنگن میں اٹھا دیوار تو۔
میں چلا جاتا ہوں خود ہی اپنا حصہ چھوڑ کے۔

معید رہبر لکھنوی

کاٹ لیتے ہیں فقیروں کی بھی تعبیریں اکثر۔
کتنے کم ظرف ہیں خیرات چرا لیتے ہیں۔

شکیل سہسپوری

ماں باپ کی خدمت کو سمجھتے ہیں عبادت۔
بدلے میں کبھی خواہش جنت نہیں کرتے۔

فوق عرفانگی

دھرم کے نام آپ نے دیکھو۔
دیش کا حال کیا بنا ڈالا۔

ڈاکٹرام شرما رام

جن کی دُھن میں ہیں نفرت بھری آندھیاں۔
اُن چراغوں کے حق میں دعا کیجیے۔

احمد تو قیر احمد، خورشید عالم و جاوید عالم وغیرہ نے شعراء و مہمانان کا استقبال کیا۔ مشاعرے کا آغاز مرحوم شبنم صاحب کی نعت سے قاری معصوم رضا قادری نے کیا۔ عاصم کاکوروی کی نظامت میں مختلف علاقوں سے تشریف لائے ہوئے شعراء کرام نے اپنے کلام سے شب بھر سامان باندھے رکھا اور گنگا جمنی تہذیب، قومی یکجہتی، امن و محبت کی بھرپور ترجمانی کی۔ مشاعرہ کے منتخب اشعار حسب ذیل ہیں:

میری آنکھوں میں ہی بس قید رہے حسن ترا۔
آئینہ بھی تجھے دیکھے تو برا لگتا ہے۔

افضل منگلوری

آج کل گملوں میں پودے اگ رہے ہیں ہر طرف۔
ان کے حصے کی زمیں بھی آدمی نے چھین لی۔

رام پرکاش بیتاب

نام کے ساتھ یہ مصرع بھی دکانوں پہ لکھو۔

دیوبند سے رسول پور ٹانک تک جانے والی تقریباً سات کلومیٹر طویل سڑک خستہ حال

دیوبند، 18 / نومبر (ذاکر فیروز خان) ترقی کے بڑے بڑے دعوؤں کے درمیان دیوبند سے رسول پور ٹانک، جزوہ ویٹ اور لال واٹانک جانے والی تقریباً سات کلومیٹر طویل سڑک اپنی خستہ حالی پر آنسوں بہا رہی ہے۔ سڑک کی ادھیڑی تہہ جگہ سے غائب ہوگئی ہے۔ گڑھوں، کیچڑ اور بکھری بجری نے پورے راستے کو خوفناک حادثوں کا راستہ میں تبدیل کر دیا ہے۔ گرمیوں میں یہاں سے گزرنے والی ہر گاڑی دھول کا طوفان پیدا کرتی ہے جس سے پیدل چلنے والوں کا سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ بارش کے آتے ہی گڑھے پانی سے بھر جاتے ہیں۔ جس کے سبب اسکول کے بچوں کے یونیفارم اور پیدل چلنے والوں کے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں جبکہ دو پہیہ گاڑیوں کے سواروں کو حادثوں کا مستقل خطرہ لاحق رہتا ہے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ یہ سڑک کئی گاؤں کی لائف لائن ہے۔ کسان اسی راستے سے گنے کی فصل سمیت مختلف زرعی پیداوار لے جاتے ہیں۔ اس روز پرسکول کے بچے ہر دن اور روزانہ سفر کرنے والے لوگ اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ سات کلومیٹر کا یہ طویل راستہ لوگوں کے لیے ایک مشکل آزمائش بن گیا ہے۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ سڑک کی مرمت کے لیے متعدد بار شکایات کی جا چکی ہیں۔

عصمت دری کیس میں سزا یافتہ سابق ایم ایل اے کلدیپ سنگھ سینگر کی حمایت میں اترے برج بھوشن



گونڈہ: 18 نومبر (پی این ایس) بی جے پی کے سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ نے اناؤ عصمت دری کیس میں سزا یافتہ سابق ایم ایل اے کلدیپ سنگھ سینگر کے کنبہ کے حوالے سے اہم بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سینگر کے کنبہ سے جو بھی الیکشن لڑیں گے اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور حمایت کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ پروانچل میں ان کا خاندان قرار رہے گا۔

16 نومبر کو برج بھوشن شرن سنگھ نے ریشل گیراگاؤں میں منعقد ایک افتتاحی تقریب میں پہنچے تھے۔ انہوں نے میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ ایک صحافی نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ کلدیپ سنگھ سینگر کے کنبہ میں سے کسی ایسے شخص کی حمایت کریں گے جو الیکشن لڑے۔ برج بھوشن سنگھ نے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ سینگر کے کنبہ میں جو بھی الیکشن لڑے گا میں اس کی حمایت کروں گا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس نے پہلے کلدیپ سینگر کی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں فرق نہیں پڑتا کہ کون کانگریس کے ساتھ ہے اور کون بی جے پی کے ساتھ ہے۔ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ کون سی پارٹی حکومت بنائے گی، لیکن ان کا وہ یہ برقرار رہے گا۔ انہوں نے اوبی سی اور چندر شیکھر آزاد کی جماعتوں کے درمیان اتحاد کو ممکنہ اتحاد قرار دیا۔ چندر شیکھر آزاد کی جماعت نے مختلف نظریات کا ممالگہ قرار دیا۔

رام بھکتوں پر گولی چلانے کا حکم دینے والے رام للا کے سامنے پہلے ناک رگڑیں: نائب وزیر اعلیٰ

سیانہ علاقے میں مندر کے سنگ بنیاد کی تقریب میں ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک کا کھلیش یادو پر حملہ



بلند شہر 18 نومبر (پریس ریلیز) بلند شہر کے سیانہ علاقے میں علی گڑھ گاؤں میں شری رام کے پانمدر کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کرنے پہنچے یو پی کے ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے بھاگوت کتھا میں شریک تمام عقیدت مندوں اور پارٹی کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اکھلیش یادو پر طنز کستے ہوئے کہا کہ جن لوگوں نے رام بھکتوں پر گولی چلانے کا حکم دیا تھا، وہ رام للا کے سامنے ناک رگڑیں اور پھر دشن کے لیے ایودھیا جائیں۔ انہوں نے کہا کہ بھاگوت کتھا سماج کو متحد کرتی ہے اور دھرم کی تعمیر سے علاقے میں مذہب کی ترقی میں تیزی آئے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے سماج وادی پارٹی اور کانگریس کی حکومتوں کو ’ظالموں کی حکومتیں‘ قرار دیا اور کہا کہ سیانہ سے گائے کے بھکتوں نے گائے کی حفاظت کے لیے دہلی تک مارچ کیا تھا۔ اس وقت کانگریس حکومت نے گائے بھکتوں پر گولی چلوائی تھی۔ کچھ دنوں بعد اکھلیش کے دورانِ وضو ان کی ٹوپی بندوقوں کا لبادہ اوڑھ کر وضو مانگنے لوگوں کے درمیان جائیں گے۔ ایسے لوگوں کی شناخت ضروری ہے۔ ممبئی کے سکریٹری منوج چنچانی نے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کے ان کا استقبال کیا۔ رام بالک اور منوج بالمیکی نے بھی اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے منوج بالمیکی نے مطالبہ کیا کہ علی گڑھ کا نام بدل کر شیام گڑھ رکھا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ شیام گڑھ پانمدر کے ساتھ 41 دیہاتوں کا احاطہ کرے گا۔ ہنگامہ اراضی پر ایک گنبد شالہ اور گکھل تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر ایودھیا سے آئے رام بالک، دھرم دیو جی مہاراج، ریاستی ترجمان ابھیشیک کرشنا دوبے، علاقائی وزیر دیپک رشی، اور کئی سنتوں کے علاوہ ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش، ایس ایس پی دیپیش کمار سنگھ، اے ڈی ایم، ایس ڈی ایم، تمام سرکل کے سی او اور ایک درجن تھانوں کے انچارجوں سمیت کثیر تعداد میں پولیس اہلکار تعینات تھے۔

پریاگ راج: کابینہ وزیر نندی کی ماں ومیلا دیوی کا انتقال

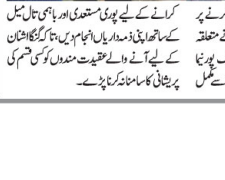
سی ایم یوگی اور ڈپٹی سی ایم کیشو موریہ نے پیش کی تعزیت



پریاگ راج: 18 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے کابینہ وزیر نند گوپال گپتا نندی کی والدہ وملا دیوی کا بدھ کی صبح انتقال ہوگیا۔ ان کی موت کی خبر سے اہل خانہ اور غیر خواہوں میں صدمہ پہنچا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ اور نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے نجی طور کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ وزیر نندی نے اپنی ماں کو یاد کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک جذباتی پوسٹ شیئر کی۔ بڑی تعداد میں لوگ تعزیت کے لیے بہادر گنج میں ان کی رہائش گاہ پر پہنچ رہے ہیں۔ وزیر نندی نے اپنی پوسٹ میں لکھا، ”آج ماں کا سایہ اٹھ گیا“۔ انہوں نے کہا کہ والد کے انتقال کے بعد ان کی والدہ خاندان کی واحد سرپرست تھیں۔ ان کی شفقت، محبت اور عنایات ہر مشکل کا مقابلہ کرنے کی طاقت تھیں۔ اس کی زندگی میں اس کی موجودگی اور بے غرض موجودگی کی طرح تھی۔ وزیر نندی نے اپنی والدہ کی انتقال کی خبر گہرے غم کے ساتھ شیئر کی اور کہا کہ آخری رسم پیر کو سہ پہر 3 بجے بہادر گنج میں واقع ان کی رہائش گاہ سے ادا کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کابینہ کے وزیر گوپال گپتا نندی کی والدہ کے انتقال پر گہرا دکھ اور تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے لکھا، ”ہماری قابل احترام والدہ کا انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ ان کی تعزیت سوگوار خاندان کے ساتھ ہے۔ اوم شانتی“۔ وزیر اعلیٰ نے دعا کی کہ وہ آخرت میں سکون پائیں۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے بھی اپنے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وزیر نندی کی والدہ کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔

وزیر نندی کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے لکھا، ہماری قابل احترام والدہ کا انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ ان کی تعزیت سوگوار خاندان کے ساتھ ہے۔ اوم شانتی۔ چیف منسٹر نے بھگوان رام سے دعا کی کہ وہ آخرت میں سکون پائیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی رحلت کی خبر سے بہت دکھ ہوا۔ وزیر نندی کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس مشکل وقت میں انہیں طاقت فراہم کرے۔ وزیر نندی کی والدہ کے انتقال کی خبر کے بعد سیاسی اور سماجی حلقوں سے لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ بڑی تعداد میں لوگ بہادر گنج میں ان کی رہائش گاہ پر تعزیت کا اظہار کرنے پہنچ رہے ہیں۔ وزیر نند گوپال گپتا نندی کی والدہ وملا دیوی کے انتقال کی خبر ملتے ہی نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے بہادر گنج میں نندی کی رہائش گاہ پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ وہ بی جے پی کے کئی رہنماؤں اور بڑی تعداد میں لوگ بھی انہیں تعزیت کے لیے وہاں پہنچے۔

کارتک پورنیما اشنان تہوار کے پیش نظر افسران نے گنگا گھاٹ پر انتظامات کا جائزہ لیا



بلند شہر 18 / نومبر (پریس ریلیز) آئندہ کارتک پورنیما اشنان تہوار کے پیش نظر سرکل آفیسر انوپ شہر شمبھو ناتھ شریواستو نے انوپ شہر واقع گنگا گھاٹ اور میلہ علاقے کا دورہ کر کے حفاظتی انتظامات، عقیدت مندوں کی آمد و رفت، ٹریفک نظام اور دیگر ضروری سہولیات کا جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران انہوں نے عقیدت مندوں کی حفاظت کے پیش نظر گھاٹوں پر مناسب تعداد میں پولیس اہلکاروں کی تعیناتی، بھیڑ کو کنٹرول کرنے، بیریکیڈنگ، پارکنگ کے انتظامات اور ملحقہ علاقوں پر خصوصی نگرانی رکھنے کی ہدایات دیں۔

اس کے علاوہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری مدد فراہم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے پر بھی زور دیا۔ سی او شمبھو ناتھ شریواستو نے متعلقہ افسران اور ملازمین کو ہدایت دی کہ کارتک پورنیما اشنان تہوار کو محفوظ، پُرامن اور منظم طریقے سے مکمل کرانے کے لیے پوری مستعدی اور باہمی تال میل کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔ واضح رہے کہ گنگا اشنان کے لیے آنے والے عقیدت مندوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ہنر مند نوجوان یوپی کی اصل طاقت، روزگار سے جوڑنا حکومت کی ترجیح: موریہ

بڑے روزگار مہوتسو میں 2419 نوجوانوں کا مختلف کمپنیوں میں انتخاب * ایکیو پریشر طریقہ علاج کی وسعت سے علاج کے ساتھ روزگار کے مواقع بھی بڑھیں گے: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 18 نومبر 2026 اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ اپنے ’ہنر اور محنت سے اپنا مستقبل سنوارنے والے نوجوان ہی خوش حالی کی طرف بڑھتے ہوئے اتر پردیش کی اصل طاقت ہیں۔ نوجوانوں کی صلاحیت، ہنر اور توانائی ریاست کی ترقی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ ڈبل انجن حکومت نوجوانوں کو ہنر، مواقع اور روزگار سے جوڑ کر ان کے روشن مستقبل کی تعمیر کے ساتھ ہی صنعت اور روزگار کے شعبے میں اتر پردیش کو سرفہرست بنانے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ بدھ کو پریاگ راج میں اتر پردیش روزگار مشن کے تحت رجسٹرڈ ایکسٹریم آئس، پریاگ راج اور جھانسی گروپ آف انڈسٹی ٹیوٹ، جھلوا، پریاگ راج کے اشتراک سے منعقدہ دو روزہ ’بڑے روزگار مہوتسو-2026‘ کی اختتامی تقریب میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر انہوں نے منتخب نوجوانوں کو تقرری نامے تقسیم کیے اور خطاب کرتے ہوئے روزگار حاصل کرنے والے تمام امیدواروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی تقرری کے مقام پر لازمی طور پر چار ستمبر اہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تقرری نامہ نوجوانوں کی زندگی کے دوسرے مرحلے کا پہلا قدم ہے۔ یہ صرف روزگار حاصل کرنے کا موقع نہیں، بلکہ خود کفالت، خود اعتمادی اور نئی ذمہ داریوں کی شروعات ہے۔ نوجوانوں کا یہ قدم ترقی یافتہ پریاگ راج، ترقی یافتہ اتر پردیش اور ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو پورا کرنے میں اہم تعاون فراہم کرے گا۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپنی صلاحیت، محنت اور کارکردگی کے بل بوتے پر آگے بڑھنے اور اپنے خاندان، سماج اور ریاست کا نام روشن کرنے کی اپیل کی۔ واضح رہے کہ 17 اور 18 نومبر 2026 کو مہوتسو گروپ آف انڈسٹی ٹیوٹ، جھلوا، پریاگ راج کے کیمپس میں منعقدہ کمپنیوں کے نمائندوں نے آجرین اور بڑی تعداد میں روزگار کے خواہش مند نوجوان موجود تھے۔



اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ ایکیو پریشر کا طریقہ علاج انسانی فلاح و بہبود اور عوامی صحت سے جڑا ہوا ایک مفید فن ہے۔ اسے مناسب منظوری دلانے اور طبی تعلیم سے جوڑنے کی سمت میں کوششیں کی جانی چاہئیں۔ اس شعبے میں کام کرنے والی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کرکے اسے ادارہ جاتی شکل فراہم کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کا فائدہ مل سکے اور اس شعبے میں تربیت یافتہ انسانی وسائل اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو سکیں۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ پریاگ راج میں ایم پی ایم سی کالج کی 28 ویں قومی اور چوتھی بین الاقوامی کانفرنس اور سپریڈ ونس ٹریننگ پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایکیو پریشر طریقہ علاج کے ذریعے ملک کے مختلف حصوں میں بڑی تعداد میں لوگ علاج کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس منفرد کو منظم طریقے سے آگے بڑھانے اور اس کے امکانات کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایکیو پریشر طریقہ کار کو حکومت کی سطح پر مناسب مقام اور منظوری ملنے سے اس شعبے میں کام کرنے والے لوگوں کا حوصلہ بڑھے گا۔ ڈپلومہ اور ڈگری کورسز کے ذریعے تربیت یافتہ ماہرین تیار کیے جا سکیں گے۔ اس کے لیے ادارے کے ذمہ داران ضروری دستاویزات اور رسمی کارروائیاں پوری کریں۔ حکومت کی طرف سے اس سمت میں ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ موضوع کسی ذاتی مفاد سے نہیں، بلکہ انسانی فلاح و بہبود کے جذبے سے جڑا ہوا ہے۔

موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں پوگا کو عالمی شناخت ملی ہے۔ ہر سال 21 جون کو بین الاقوامی یوگا دن منایا جاتا ہے۔ اسی طرح ایکیو پریشر کے طریقے کو بھی وسیع شناخت دلانے کی سمت میں کوششیں ہونی چاہئیں۔ ہندوستان کی قدیم علمی روایت اور فلاحی اصناف کو عالمی سطح پر پہنچانے کے لامحدود امکانات ہیں۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں آیوشمان بھارت یوجنا کے توسط سے کروڑوں غریب خاندانوں کو صحت کا تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ صحت کی خدمات کی وسعت کے ساتھ ایسی متبادلی اصناف کے فروغ اور ٹریننگ پر بھی توجہ دی جانی چاہیے۔ ایکیو پریشر کے شعبے کی وسعت سے علاج کی سہولتوں کے ساتھ ہزاروں لوگوں کے لیے روزگار اور خود روزگار کے مواقع بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عوامی زندگی سے جڑے لوگوں، بشمول ڈاکٹروں، پولیس اہلکاروں، میڈیا کے ساتھیوں اور دیگر مصروف لوگوں کے لیے اپنی صحت کے تئیں بیدار رہنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں صرف صحت مند رہنے کی بات نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اپنی زندگی میں بھی اس پر عمل کرنا چاہیے۔ انہوں نے ادارے سے جڑے تمام لوگوں سے جذبے اور خدمت کے احساس کے ساتھ اس صنف کو آگے بڑھانے کی اپیل کی۔ موریہ نے پریاگ راج میں چلنے والے اس ادارے کے کاموں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہاں قائم مرکز کو مزید وسعت دینے کی سمت میں بھی ٹھوس کردار ادا کیا جائے گا۔ پریاگ راج کی وسیع تر ترقی کے لیے ایسے اداروں کو ایک مضبوط ستون بننا چاہیے۔

سیاحت وثقافت کے منصوبے ایک ماہ میں مکمل کرنے کی ہدایت

تاخیر پر ٹھیکیداروں سے جرمانہ وصول، 15 دسمبر تک مجسموں کی تنصیب لازم



لکھنؤ: 18 نومبر۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے محکمہ کے افسران کو سخت ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ دونوں محکموں کے ذریعہ جھوڑہ، لاگو کیے گئے اور تاخیر کا شکار پروجیکٹوں میں رکاوٹوں کو دور کریں اور یہ یقینی بنائیں کہ وہ اگلے مہینے کے اندر مکمل ہو جائیں۔ انہوں نے یہی ہدایت کی کہ منصوبے میں تاخیر کے ذمہ دار ٹھیکیداروں سے جرمانے وصول کیے جائیں۔ انہوں نے مختلف بجٹ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ہدایات کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے کسی کام میں رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ مزید برآں تعظیم انسانوں اور قومی ہیروز کے مکمل شدہ مجسموں کو 15 دسمبر 2026 تک نصب کر دیا جائے۔ وزیر سیاحت بدھ کو نوراتر میں محکمہ ثقافت اور سیاحت کی طرف سے شروع کیے جانے والے منصوبوں کا ایک نکتہ پر نقطہ جائزہ لے رہے تھے۔ پچھلی میٹنگ میں دی گئی ہدایات کی تعمیل کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے ہدایت دی کہ افسران رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس سے ملاقات کریں۔ انہوں نے پرنسپل سیکریٹری کے موقع پر معائنہ کو بھی یقینی بنایا۔ انہوں نے محکمہ ثقافت میں درجہ وار ڈیکاروں کا جائزہ لینے کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے ثقافت کی خصوصی سکریٹری محترمہ دیپا رنجن کو ایک ہفتے کے اندر محکمہ ثقافت کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کی ہدایت کی۔ محکمہ سیاحت کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے چترکوٹ اور مذمیا چل خطوں میں پروجیکٹوں کی سست رفتاری پر برہمی کا اظہار کیا اور علاقائی نورائم آفیسر کی سرزنش کی۔ انہوں نے احولیاتی سیاحت کے منصوبوں پر کام شروع کرنے کے لیے حکومتی حکم نامہ جاری کرنے کی ہدایت کی۔

مزید برآں، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ اور ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے درمیان اتر اکھنڈ مہوتسو کے دوران ہونے والے دو طرفہ اجلاس میں دی گئی ہدایات اور فیصلوں پر 100 فیصد تعمیل کو یقینی بنایا جائے۔ جائزہ میٹنگ میں، سیاحت اور ثقافت ایڈیشنل چیف سکریٹری، جناب امرت ابھیجیت، ڈائریکٹر گیتم، ڈائریکٹر سنجے کمار سنگھ، ایڈیشنل سکریٹری کلچر، محترمہ سیما رانچن، ایم ڈی یوپی نورائم ڈیولپمنٹ کارپوریشن، جناب آشیش کمار، نورائم ایڈوائزر، جناب یو پی سنگھ، ڈائریکٹر آرکیالوجی، ریزو دیدی کے علاوہ امت آئی ہوتری، نیمن دیوبدی، انجو چودھری اور رینو رنگ بھارتی موجود تھے۔

اتر پردیش پسماندہ طبقات ریاستی کمیشن کا ماہانہ میٹنگ منعقد

لکھنؤ: 18 نومبر۔ اتر پردیش پسماندہ طبقات ریاستی کمیشن کے معزز چیئرمین جناب راجیش ورما کی صدارت میں کمیشن کا ماہانہ میٹنگ منعقد ہوا۔ میٹنگ میں کمیشن کے معزز نائب چیئرمین جناب سوربھ بالو شرما اور معزز جناب سوامی الال شرما کی موجودگی میں، جناب راجیش ورما کی صدارت میں اتر پردیش حکومت کی جانب سے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے چلائی جارہی مختلف تر قیاتی اور عوامی فلاحی اسکیموں کے کامیاب نفاذ کی سمت میں اہم تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں ریاست کے ساتھ ساتھ پسماندہ طبقات کے مفادات و حقوق کے تحفظ اور ان کے مسائل کے مناسب حل کے لیے وضع پیمانے پر کارروائی کو یقینی بنانے کی ہدایات دی گئیں۔ جناب راجیش ورما نے کمیشن کے تمام ارکین سے التجا کی کہ وہ ہر گاؤں اور ضلع کی سطح پر پسماندہ طبقات موجود یونٹ کے ساتھ تال میل قائم کر کے مثبت نقطہ نظر کے ساتھ سیمینارز اور عوامی سماعت کے پروگرام منعقد کریں۔ پسماندہ طبقات کمیشن کے ذریعے کرائے گئے گاؤں کی مناسب تشہیر و اشاعت کے لیے متعلقہ ضلع مجسٹریٹ اور معزز نائب چیئرمین جناب سوامی الال شرما بھی سمیت کمیشن کے معزز ارکین کی موجودگی میں مستقبل کا لائحہ عمل تیار کرنے اور کمیشن کی تازہ ترین صورتحال سے معزز و زیر اعلیٰ جی کو آگاہ کرنے کے لیے ان سے ملاقات کرنے کی بات طے کی گئی۔ چیئرمین جناب ورما نے موصولہ شکایات کے فوری ازالے کے لیے متعلقہ محکموں اور اعلیٰ حکام کو ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت اکثیموں کا فائدہ معاشرے کے ہر طبقے، بالخصوص پسماندہ طبقات تک پہنچانے کے لیے پرعزم ہے۔

بی ٹیم کہے جانے پر چندر شیکھر کا یوگی کو چیلنج

بجنور سے انتخاب لڑنے کا دیا مشورہ



لکھنؤ: آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے صدر اور گگینہ سے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو بجنور سے انتخاب لڑنے کا چیلنج دیا ہے۔ بدھ کو جاری اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ سماجی پریوتن موجہ نہ سی پی لیمپ ہے اور وہی سی کے اشارے پر سیاست کرتا ہے۔ اپنی سیاسی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے دوسروں پر بی ٹیم کا ٹھپہ لگانے کے بجائے وزیر اعلیٰ کو بجنور سے انتخاب لڑنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد بہوجن سماج کے حقوق، عزت اور اقتدار میں حصہ داری کو یقینی بنانا ہے۔ ساہی پریوتن موجہ بہوجن سماج اور عظیم عوام کی ٹیم ہے۔ ہمیں کسی کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ ہمارا سیاسی مستقبل عوام طے کریں گے، اقتدار میں بیٹھے لوگ نہیں۔ ہماری اپنی نظریاتی بنیاد، اپنی جدوجہد اور آزاد سیاسی شناخت ہے۔‘‘ سی ایم نے کیا تھا نشانہ ‘‘ایک ٹی ڈی چیئل سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا تھا کہ ریاست میں بی جے پی تیسری مرتبہ مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنائے گی۔ وہیں اسدالدین اویسی اور چندر شیکھر کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دونوں انڈیا اتحاد کی بی ٹیم ہیں۔ ان کے سیاسی ایجنڈے اور سرگرمیوں سے سماجوادی پارٹی اور کانگریس کو فائدہ پہنچتا ہے۔

فرضی ووٹروں کے اندراج کی سازش، سماج وادی پارٹی کا الزام

ایک لاکھ 73 ہزار 730 پولنگ بوتھوں پر تحریری اعتراض داخل کرنے کا اعلان



لکھنؤ: اتر پردیش کے چیف الیکٹورل آفیسر کی صدارت میں تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کی منعقدہ میٹنگ میں سماج وادی پارٹی کے نمائندہ وفد نے ایک بار پھر یہ کہا کہ وزیر اعلیٰ اور بی جے پی کی جانب سے بڑے پیمانے پر فرضی اور اہل ووٹروں کے نام درج کرانے کی سازش کی جا رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے نمائندہ وفد میں ریاستی سکریٹری کے سی شریواستو، اور رنگ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر ہری چندر سنگھ اور رادھے شیام سنگھ شامل تھے۔ سماج وادی پارٹی کے نمائندہ وفد نے کہا کہ ہندوستان کے الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ ’ممبینز آف الیکٹورل رولز 2023‘ کے صفحہ نمبر 79 اور 82 میں باب 11 کے ضابطے کے مطابق، 25 سال سے زیادہ عمر کے کسی شخص کی جانب سے ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کے لیے فارم 6 بھرنے کی صورت میں ای آر او (ایس ڈی ایم) درخواست گزار سے اس کی سابقہ رہائش اور رہائش کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ اس کے بعد ای آر او خود دی ایل او سے ذریعہ گھری جانچ پڑتال کی جائے گی اور اہل پائے جانے پر ہی ووٹر کا نام فہرست میں درج کیا جائے گا۔ وفد نے کہا کہ تمبنوں کے ضابطے کے مطابق، اگر کسی فرضی یا ناہل شخص کا نام ووٹر لسٹ میں درج ہو جاتا ہے اور جانچ میں ای آر او (ایس ڈی ایم) یا دی ایل او قصوروار پائے جاتے ہیں تو ان کے خلاف دفعہ 32 کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ اسی طرح ووٹر کی درخواست میں درج حقائق غلط پائے جانے پر متعلقہ ووٹر کے خلاف دفعہ 31 کے تحت کارروائی ہوگی، جس میں سزا اور جرمانے دونوں کی گنجائش ہے۔ نمائندہ وفد نے کہا کہ اگر اتر پردیش سے باہر دیگر ریاستوں کے رہنے والے فرد یا ایس آئی آر کے دوران شہر سے گاؤں دیہات میں ووٹر بننے والے لوگوں نے فارم 6 کے ذریعے دوبارہ ووٹر بننے کے لیے درخواست دی ہے تو سماج وادی پارٹی کے پی ایل اے کارکن ایک لاکھ 73 ہزار 730 پولنگ بوتھوں پر تحریری اعتراض داخل کریں گے۔ اس طرح فرضی اور نااہل ووٹروں کے نام درج ہونے سے روکا جائے گا۔ وفد نے کہا کہ اسی لاکھ ووٹروں کی آر او اور دی ایل او کے خلاف پبلس تھانے میں ایف آئی آر درج کرا کر انہیں جیل بھجوایا جائے گا۔ نمائندہ وفد نے کہا کہ بی جے پی کے پاس ووٹر لسٹ کے علاوہ اب کچھ نہیں بچا ہے اور وہ ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر فرضی ووٹروں کے نام شامل کرانے کی تیاری کر رہی ہے۔ وفد نے 2027 کے عام اسمبلی انتخابات میں ووٹنگ کے دن استعمال ہونے والی ای ایل او کی ووٹر پرچی کا ایک سیٹ تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے انتخاب لڑنے والے امیدواروں کو مفت فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ وفد نے کہا کہ اسمبلی حلقوں کے پولنگ بوتھوں کی تعداد کا تعین ای ایل او کی جانب سے ووٹر پرچیاں تقسیم نہیں کی جاتیں، جس کی وجہ سے لوگ ووٹ ڈالنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور ووٹنگ کا تناسب بھی متاثر ہوتا ہے۔ انتخاب لڑنے والے امیدواروں کو ای ایل او کی جانب سے وقت پر ووٹر پرچیاں فراہم کرنے سے ہونے والے اسمبلی حلقے میں ووٹر پرچیوں کی سو فیصد تقسیم یقینی بنائی جائے۔ اعتراضات اور تجاویز حاصل کرنے کے لیے ضلع مجسٹریٹ اور پولیس افسران کی جانب سے کرشنل سیل، حساس اور انتہائی حساس پولنگ بوتھوں کی نشاندہی کر کے اسمبلی حلقہ وار فہرست تیار کی جائے اور یہ فہرست تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کو فراہم کی جائے۔ وفد نے یہ بھی کہا کہ تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں سے اعتراضات اور تجاویز حاصل کرنے اور ان کا ازالہ کرنے کے بعد ای فہرست کو حتمی شکل دی جائے۔

مویشی پروری کے شعبے کو خود کفیل بنانے پر زور

محکمانہ اسکیموں میں اصلاح، کسانوں کی آمدنی بڑھانے کی ہدایت

لکھنؤ: 18 نومبر۔ اتر پردیش کے مویشی پروری اور دودھ در قرقیات جناب دھرم پال سنگھ کی صدارت میں بدھ کو سکریٹریٹ کے مین بلڈنگ واقع کمرہ نمبر-80 میں محکمہ مویشی پروری سے متعلق مستقل کمیٹی کا میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں محکمہ جاتی نظام کو مستحکم کرنے، مویشی پروری کے مفادات کے تحفظ اور مویشی پروری کے شعبے کو زیادہ مفید اور خود کفیل بنانے سے جڑے اہم موضوعات پر غور و خوض کیا گیا۔ میٹنگ میں کمیٹی کے ارکان کی فعال شرکت کے ساتھ کل 16 اہم نکات پر بحث کے دوران تجاویز طلب کی گئیں۔ میٹنگ میں کمیٹی کے ارکان کی طرف سے کوٹا آشرا اتھلوں میں تمام انتظامات مکمل طور پر کیے جانے، دیہی اور دور دراز علاقوں تک محکمانہ اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر، چھوٹے جانوروں سے متعلق اسکیموں سے کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید کرنے کی توقع کا اظہار کرتے ہوئے تجاویز پیش کی گئیں۔ کمیٹی کے ارکان کی طرف سے مویشی پالنے والوں اور کسانوں کو محکمانہ اسکیموں کا فائدہ آسانی سے فراہم کرنے کے لیے بلاکوں و مرکز کے قرض کی تقسیم کے عمل کو مزید آسان بنانے پر خصوصی زور دیا گیا۔ میٹنگ میں محکمانہ پروگرامان مثلاً گوبنش تحفظ پروگرام، حکومت ہند کی نئی گائیڈ لائن کے مطابق جانوروں کے ہسپتالوں کی تعمیر اور انسانی وسائل، بیک یارڈ پولٹری اور بازار ریڈی ڈیولپمنٹ پروگرام، ضلع اور ریاستی سطح پر تربیتی اداروں کی تعمیر، شاہراہی آسامیوں کی تنظیم اور متبادل بر ایجاد اور چارہ گاہ کی ترقی، ایف ایم ڈی (FMD) ٹیکہ کاری کے معاوضہ (ماذیہ) میں اضافہ، مائی بلاسکلز ورکر کے انتخاب، بیگ و بیڈنری پروفیشنل کی تقرری، محکمانہ اختراعات جیسے ایسٹ لائیو اسٹاک مشن، ڈرگ انوینٹری مینجمنٹ سسٹم، بیس ایرویٹ (ایم بی وی) اور یونیفائیڈ پورٹل، کھیپہ منتری پشٹن یوجنا، ایمبرجو ٹرانسپلانٹ پروگرام وغیرہ پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے کمیٹی کے ارکان کو معلومات فراہم کی گئیں اور تجاویز طلب کی گئیں۔ کمیٹی کے صدر جناب دھرم پال سنگھ کی طرف سے نمائندگان کو اظہار تشکر کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی گئی کہ ان کی تجاویز کو متعلقہ محکمہ جاتی افسران کے ساتھ مشاورت کے بعد ضروری کارروائی کے لیے شاملِ رپورٹ کیا جائے گا۔



بی جے پی کی ووٹر جوڑو مہم میں تیزی، چاروں اسمبلی حلقوں میں میٹنگیں

اہل ووٹروں کے نام فہرست میں شامل کرانے کے لیے کارکنوں کو متحرک رہنے کی ہدایت



لکھنؤ: بھارتیہ جنتا پارٹی کے ضلعی تنظیم نے ووٹر جوڑو مہم کو تیز کرنے کے لیے ضلع کے چاروں اسمبلی حلقوں میں میٹنگوں منعقد کیں۔ شیخ آباد کی میٹنگ کا کوی لال تھوک فیتر میں ہوئی، جبکہ بخشی کا تالاب کی میٹنگ پی ٹی ٹی میں منعقد ہوئی۔ مومن لال گنج کی میٹنگ سہ رکنی گنج میں اور سروجنی نگر کی میٹنگیں منعقد کی گئیں۔ ان میٹنگوں میں پی جے پی کے ضلع صدر و جے مہرہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے موجود رہے۔ بخشی کا تالاب کی میٹنگ میں ہم کے علاقائی کنوینر اور سابق علاقائی جنرل سکریٹری وجے پرتاپ سنگھ نے شرکت کی۔ ضلع آباد کی میٹنگ میں ہم کے ضلعی کنوینر اور ضلع ساز صدر ارشد یاد مہمان خصوصی رہے۔ میٹنگوں سے خطاب کرنے والوں نے کہا کہ بی جے پی ہی ایک ایسی سیاسی جماعت ہیں جو ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے مسلسل کام کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کارکن ملک کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ مقررین نے ووٹر ہم کو گھر گھر شرکت داری کی ایک اہم ذمہ دار دیا۔ کارکنوں سے کہا گیا کہ سب کی کوشش ہونی چاہیے کہ کوئی بھی اہل شخص ووٹر لسٹ میں اپنا نام درج کرانے سے محروم نہ رہ جائے۔ خاص طور پر نوجوانوں اور خواتین کو ہم سے جوڑنے، ان کے درخواست فارم بھرنے اور نام درج کرانے کے لیے سرگرمی سے کام کرنے پر زور دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی کہا گیا کہ تمام کارکن اپنی ذمہ داری پوری وفاداری سے نبھائیں اور ملک کی ترقی اور بھارت ماتا کے احترام کے لیے مل کر کام کریں۔ ضلع میڈیا انچارج چنتامنی پانڈے نے بتایا کہ چاروں اسمبلی حلقوں کی میٹنگوں میں متعلقہ منڈلوں کے صدور، منڈل عہدیداران، ضلعی عہدیداران، علاقائی اور ریاستی عہدیداران سمیت تمام ضروری کارکن موجود رہے۔ میٹنگوں میں سابق ضلع صدر شری کرشن لودھی بی جے پی کے رکن اسمبلی پنکج شکلا اور سابق ایم ایل سی آنجنیہ شریواستو اور رکنیہ بھی موجود رہے۔